اللمعة فی خصائص یوم الجمعة

فضائل جمعة المبارک

حضرت امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

م ۔ ۹۱۱ھ

مترجم

آصف رضا قادری

رضا پبلی کیشنز ○ لاہور

"اللمعة فی خصائص یوم الجمعة"

فضائل جمعة المبارک

حضرت امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

(م۔۹۱۱ھ)

مترجم: آصف رِضا قادری

رضا پبلی کیشنز۔

لاھور۔ باکستان

بیاد : امام اہل سنت مجدد دین وملت، نائب غوث اعظم
امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
بفیضان نظر: حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ

کتاب۔۔۔۔۔ فضائل جمعۃ المبارک (اللمعۃ فی خصائص یوم الجمعۃ)
مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد آصف رِضا قادری
تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گیارہ سو
سن اشاعت۔۔۔۔۔۔ذی القعدہ ۱۴۳۰ھ، نومبر 2009ء
قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 42

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

انتساب

اسلام کے سب سے پہلے خطیب جمعہ

حضرت سیدنا ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہوں نے اولاً مدینہ طیبہ میں خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا

فجزاہ اللہ عنا وعن المسلمین جزاءً تاماً

حضرت امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن محمد الخضیر ی السیوطی ہے۔جلال الدین، امام اور حافظ کے القاب سے اہل علم میں متعارف ہیں۔

علامہ زرکلی نے الاعلام میں آپ کا سن ولادت 849ھ،1445ء نقل کیا ہے۔ آپ نے قاہرہ (مصر) میں نشو ونما پائی۔آپ کو ابن الکتب، (کتابوں کا بیٹا) بھی کہا جاتا ہے جس کی وجہ علامہ زرکلی تحریر کرتے ہیں کہ جب آپ کی پیدائش قریب تھی تو آپ کے والد نے اپنی زوجہ سے لائبریری سے کوئی کتاب لانے کا کہا جب وہ کتاب لینے گئیں تو انہیں تکلیف محسوس ہوئی اور وہیں کتابوں کے درمیان آپ کی ولادت ہوئی۔

پندرہ برس کی عمر میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔آپ نے اپنے دور کے جید ترین اور نمونہ روزگار علماء سے استفادہ کیا یہاں تک کہ آپ اپنے وقت کے علماء کے لئے قابل رشک حیثیت کے حامل قرار پائے اور اپنی علمی وجاہت و برتری اور ذہنی لیاقت و قابلیت کا لوہا سب سے منوایا۔جب آپ کی عمر 40 برس ہوئی تو آپ نے گوشہ نشینی اختیار کی اور خود کو تصنیف و تالیف کے وقف فرما کر آنیوالی نسلوں پر احسان عظیم فرمایا اور مختلف علم وفنون بشمول قرآن، حدیث، تفسیر، اصول حدیث، اصول تفسیر، علوم القرآن، فقہ، تصوف، اصول فقہ، تاریخ، ادب وغیرہ میں اپنے جواہر پارے بطور نشان چھوڑے۔علامہ زرکلی نے الاعلام میں اور معجم المولفین میں آپ کی تصانیف کی تعداد 600 ذکر کی ہے۔آپ کا انتقال 911ھ 1505ء میں ہوا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے (آمین ثم آمین)

حدیث دل

ایک مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کے صدقے جن انعامات کی بارش برسائی ان میں سے ایک عظیم نعمت "جمعۃ المبارک" کا مسعود وبابرکت دن بھی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اس امت مرحومہ کو ارزانی فرمایا۔

مگر بڑے افسوس سے اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ جس طرح دیگر نعمتوں کی قدر دانی اور اظہار شکر میں ہم سے حق بندگی ادا نہ ہو پایا اسی طرح جمعۃ المبارک کی اس عظیم نعمت کا بھی ہمیں مکمل احساس تک نہیں ہے۔

حافظ العصر علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا یہ شاندار رسالہ اس حقیقت کا امین ہے کہ جمعۃ المبارک اس امت کی خصوصیات میں سے ہے اور اپنے جلو میں ہمارے لئے رحمتوں، برکتوں، سعادتوں، عظمتوں اور فضیلتوں کو سموئے ہوئے ہے۔ اس رسالے کے ترجمے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ شاید اسے پڑھ کر کسی دل میں اس دن کی حقیقی عظمت اجاگر ہو جائے اور ہم اس کا ایسا احترام کریں جس کا مستحق ہے۔

احقر کی یہ ابتدائی کاوش ہے یقیناً اصلاح اور بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ اہل علم اور اصحاب فکر سے گذارش ہے کہ خامیوں اور غلطیوں کی نشاندہی فرما کر مشکور فرمائیں۔

نیز میں بے حد مشکور ہوں پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری صاحب دامت برکاتہ اور میاں زبیر احمد علوی دامت برکاتہ کی شفقتوں اور رہنمائی کا جس سے مجھے حوصلہ ملا۔ فجزاھما اللہ احسن الجزا فی الدارین۔

آصف رضا قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس امت محمدیہ علے صاحبہا الصلوۃ والسلام کے لئے شاندار فضیلتیں ذخیرہ فرمائیں، اور درود وسلام ہوں سب مخلوق سے بہتر ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر۔

حمد وصلوۃ کے بعد، فاضل، نکتہ دان شمس الدین ابن القیم (م 751ھ) نے اپنی کتاب ''الھدی لیوم الجمعۃ'' میں جمعہ کے دن کی 20 سے کچھ زائد خصوصیات ذکر کی ہیں۔ اور کئی ایک فضائل جو احادیث میں ذکر ہوئے وہ انہوں نے بیان نہیں کئے۔ میں (مؤلف علام الیسوطی علیہ الرحمۃ) نے اس مختصر رسالہ میں ان تمام فضائل کو ان کے دلائل سمیت مختصر طریقے سے جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ سو میں نے جمعہ کے دن کی 100 خصوصیات جمع کی ہیں۔

اور خیر کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی عطا ہوتی ہے۔

اب ذیل میں جمعۃ المبارک کے امتیازات واختصاصات کو بیان کیا جاتا ہے:

ا۔ جمعہ کا دن اس امت کی عید ہے

ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عید کا دن بنایا ہے۔ سو جو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آئے اسے چاہیے کہ غسل کرے اور جسے خوشبو میسر ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک تم پر لازم ہے۔''

طبرانی نے اپنی اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے جماعت مسلمین اس جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے سو اس دن غسل کیا کرو اور مسواک کو لازم پکڑو۔[1]

۲۔ صرف جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

نوٹ: (یہ شوافع کا مسلک ہے اور مولف علام بھی چونکہ شافعی ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ ذکر کیا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح بخاری "فتح الباری" جلد ششم میں ذکر فرمایا ہے کہ جمہور فقہا کے نزدیک یہ کراہت تنزیہی ہے نیز امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام محمد کے نزدیک صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے۔ امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے۔) (مترجم)

بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس پہلے (جمعرات) یا اس کے بعد (ہفتہ) بھی روزہ رکھے"۔

دونوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن کے روزے سے منع فرمایا۔

امام بخاری، ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ "نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ان کے ہاں تشریف لائے جبکہ وہ روزے سے تھیں آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں پھر پوچھا کیا اگلے دن روزہ رکھنے کا ارادہ ہے انہوں نے پھر نفی میں جواب دیا تو فرمایا پھر روزہ افطار کردو"۔

---

[1] ان ہر دو روایات سے واضح ہے کہ مسلمانوں کے لئے عیدین، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ جمعہ بھی عید ہے، اس سے اس پراپیگنڈے کا رد ہوتا ہے۔ جو بعض حلقوں کی جانب سے میلاد النبی ﷺ کو عید قرار دینے پر کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں تیسری عید کا کوئی تصور نہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کا یوم میلاد ہے۔ جیسا کہ ابن ماجہ نے "باب فی فضل الجمعۃ" میں حدیث ذکر کی ہے۔ سو جیسے یوم میلاد آدم اہل ایمان کے لئے عید ہے سو یوم میلاد باعث تخلیق آدم و تکریم آدم و بنی آدم کیوں نہ عید ہو۔ فافہم وتدبر (مترجم)

حاکم نے حضرت جنادۃ بن امیۃ الازدی سے روایت کیا کہ میں بنواز دقبیلہ کے چند افراد کے ساتھ جمعہ کے دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے ہمیں اپنے سامنے موجود کھانے میں شرکت کی دعوت دی ہم نے عرض کی کہ ہم روزے سے ہیں آپ نے پوچھا کیا تم نے گذشتہ کل روزہ رکھا تھا ہم نے کہا نہیں فرمایا آئندہ کل رکھنے کا ارادہ ہے ہم نے کہا نہیں پھر فرمایا اب افطار کرلو اور صرف جمعہ کا روزہ مت رکھو۔

مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ صرف جمعہ کی رات کو عبادت کے لئے خاص نہ کرو اور تمام دنوں میں سے صرف جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے خاص نہ کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن تم میں سے کسی کی عادت کے روزہ کے دن کے موافق ہو (یعنی مثلاً اگر کوئی شخص ہر چاند کی 15 تاریخ کا روزہ رکھتا ہو اور اس بار 15 جمعہ کو ہو تو اب حرج نہیں ہے۔ مترجم)

امام نووی نے فرمایا کہ ہمارا (شوافع کا۔ مترجم) صحیح مذہب یہ ہے کہ صرف جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اور جمہور فقہاء کا یہی قول ہے۔ (مگر اس سے کراہت تنزیہی مراد ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر کا حوالہ گذر چکا ہے۔ مترجم) اور بعض علماء نے کراہت کی وجہ یہ ذکر کی ہے کہ مکروہ اس کے لئے ہے جو اگر روزہ رکھے تو اس پر کمزوری غالب آجائے گی اور وہ جمعہ کے دن کی خاص عبادات ادا نہیں کر سکے گا۔ نیز وہ علماء فرماتے ہیں کہ احمد، ترمذی، نسائی اور دیگر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ بہت کم جمعہ کے دن افطار کرتے تھے۔ (یعنی اکثر روزہ رکھتے تھے) مگر قائلین کراہت جواب دیتے ہیں کہ چونکہ آپ ﷺ جمعرات کا روزہ رکھتے تھے تو اس کے ساتھ جمعہ کا روزہ رکھتے تھے اور یہ کسی کے نزدیک بھی مکروہ نہیں ہے۔

صرف جمعہ کا روزہ کیوں مکروہ ہے اور اس میں کیا حکمت ہے علماء کرام کی اس بارے میں مختلف آراء ہیں۔ اور صحیح وہ بات ہے جسے امام نووی نے ذکر کیا کہ صرف جمعہ کا روزہ اس لئے مکروہ ہے کیونکہ اس دن کئی قسم کی عبادات کا حکم ہے۔ مثلاً ذکر، دعا، تلاوت قرآن، نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا اور سعی الی الجمعة لہذا اس

دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ تاکہ حاجی کران تمام وظائف کو احسن طریقے سے پورا کر سکے اور اسے کسی قسم کی تھکاوٹ یا ملال نہ ہو۔ اور یہ اسی طرح ہے جیسے حاجی کے لئے 9 ذوالحج یوم عرفہ کا روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی حکمت کے پیش نظر۔

اگر کوئی سوال کرے کہ اگر یہی حکمت ہے تو پھر تو چاہے جمعہ سے پہلے یا بعد میں روزہ رکھ لیں تب بھی جمعہ کا روزہ مکروہ ہونا چاہیے حالانکہ ایسا نہیں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جمعہ کے دن روزہ رکھ کر ذکر و اذکار میں جو کمی اور نقصان ہوگا وہ جمعہ سے پہلے یا بعد میں روزہ رکھنے سے پورا ہو جائے گا۔ اس لئے یہ صورت مکروہ نہیں ہے۔

بعض علماء۔ نے کراہت صوم کی وجہ یہ ذکر کی کہ اگر روزہ رکھنا مکروہ نہ ہو تو کہیں لوگ جمعہ کی ایسے تعظیم نہ شروع کر دیں جیسے پہلی قوموں نے سبت (ہفتہ) کے دن کی شروع کر دی تھی۔ مگر یہ خیال درست نہیں کیونکہ اگر شریعت کا منشا اس دن کی تعظیم سے منع کرنا ہوتا تو اس دن جمعہ کی نماز پڑھنے اور دیگر فضیلت و بزرگی کی جو علامات اس دن کو حاصل ہیں ان کا ذکر نہ کیا جاتا لہٰذا یہ خیال غلط ہے۔ کچھ لوگوں نے خیال کیا کہ کراہت میں حکمت یہ ہے کہ کہیں اس دن کے روزے کو لوگ واجب اور لازم سمجھنا شروع نہ کر دیں لیکن اگر ایسا ہوتا تو کسی دن کا روزہ بھی مستحب اور شروع نہ ہوتا حالانکہ کئی دنوں کے روزوں کا استحباب شریعت میں مذکور ہے۔ یہ حکمتیں نووی نے ذکر کی ہیں۔ اور بعض علماء نے یہ حکمت ذکر کی کہ جمعہ یوم عید ہے اور عید کا روزہ نہیں ہوتا اس لئے مکروہ ہے ابن حجر نے اسے پسند کیا اور اس کی تائید میں حاکم سے حضرت ابو ہریرہ کی مرفوع حدیث پیش کی جس میں ہے:

"جمعہ کا دن عید کا دن ہے سو عید کے دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو"۔

ابن ابی شیبۃ نے حضرت علی ؓ سے روایت کیا:

"تم میں سے جو شخص کسی مہینے میں نفل روزہ رکھنا چاہے تو جمعرات کو روزہ رکھے اور جمعہ کا (اکیلا) روزہ نہ رکھے کیونکہ وہ

کھانے پینے اور ذکر کا دن ہے۔"

اور بعض دیگر علماء نے کہا کہ کراہت میں حکمت یہ ہے کہ اس میں یہود کی مخالفت ہے کیونکہ وہ اپنی عید کے دن روزہ رکھتے ہیں سو ان سے مشابہت سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ یوم عاشورہ (10 محرم) کے روزے میں ان کی مخالفت کی بنا پر ایک دن پہلے یا بعد میں روزہ رکھنے کا حکم ہے۔

میرے (مولف علام کے) نزدیک یہ قول سب سے بہتر ہے۔

۳۔ صرف جمعہ کی رات کو عبادت کے لئے مخصوص کر لینا مکروہ ہے۔

جیسا کہ مسلم کی حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ابھی اوپر ذکر ہوئی مگر خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک ﷺ کی صاحبزادی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد (حضرت انس) جمعہ کی رات شب بیداری فرمایا کرتے تھے۔

(یہاں بھی تفصیل جمعہ کے روزہ کی طرح یعنی قیام جائز ہے۔م)

۴۔ فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل اور الدھر کی تلاوت

امام بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل السجدۃ اور سورۃ الدھر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اسی قسم کی احادیث حضرت ابن عباس، ابن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہم مروی ہیں۔ طبرانی نے ابن مسعود ﷺ سے جو الفاظ روایت کئے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ "آپ ہمیشہ یہی سورتیں پڑھتے تھے۔"

ابن دحیہ نے ذکر کیا کہ ان سورتوں کی تلاوت میں حکمت یہ ہے کہ ان میں حضرت آدم کی تخلیق اور قیامت کے احوال بیان ہوئے ہیں اور یہ سب امور جمعہ کے دن سے تعلق رکھتے ہیں۔

بعض علماء نے فرمایا کہ ان سورتوں کی تلاوت میں حکمت یہ ہے کہ ان میں سجدہ تلاوت (سورہ الم تنزیل میں۔م) ہے۔

ابن ابی شیبہ نے نقل کیا کہ حضرت ابراہیم النخعی فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ایسی سورۃ تلاوت کی جائے جس میں سجدہ ہو۔ انہی سے منقول ہے کہ وہ سورہ مریم تلاوت کرتے تھے۔ ابن عون نے ذکر کیا کہ لوگ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں آیت سجدہ والی کوئی سورت پڑھتے تھے۔

۵۔ جمعہ کی نماز فجر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام نمازوں سے افضل

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ایک بار انہوں نے نماز فجر میں (جمعہ کے دن) حُمران کو غیر حاضر پایا جب ملاقات ہوئی تو پوچھا تم نماز میں کیوں نہیں آئے تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ نماز جمعہ کے دن کی فجر کی باجماعت نماز ہے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں انہی سے مرفوعا روایت کی کہ

"بے شک اللہ کی بارگاہ میں تمام نمازوں سے بہتر جمعہ کے دن کی فجر کی باجماعت نماز ہے۔

البزار اور طبرانی حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ﷺ سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن کی فجر کی باجماعت نماز سے افضل کوئی نماز نہیں اور مجھے گمان ہے کہ جو بھی اس میں حاضر ہوتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔

۶۔ نماز جمعہ

اس نماز کی صرف دو رکعتیں ہیں حالانکہ باقی ایام میں اس وقت میں چار رکعت نماز ادا کی جاتی ہیں۔

۷۔ نماز جمعہ حج کے برابر

حمید بن زنجویہ نے فضائل الاعمال میں اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی

مسند میں حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔"
ابن زنجویہ نے نقل کیا کہ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں:
"مجھے نفل حج سے زیادہ جمعہ محبوب ہے۔"

۸۔ نماز جمعہ میں قراءت اونچی اور دن کی باقی تمام نمازوں میں آہستہ

۹۔ نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور المنافقون کی تلاوت

امام مسلم حضرت ابو ہریرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون تلاوت کرتے ہوئے سنا۔
طبرانی کی اوسط میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ ﷺ سورۃ الجمعۃ کی تلاوت کے ذریعے مومنوں کو نماز جمعہ وغیرہ کی اہمیت پر ابھارتے اور سورۃ المنافقون کے ذریعے منافقوں کو ڈراتے تھے۔

۱۰۔ نماز جمعہ بغیر جماعت کے ادا نہیں ہوتی۔

۱۱۔ نماز جمعہ کے لئے 40 افراد کا ہونا ضروری ہے۔
اور اس کی سب سے قوی دلیل وہ اثر ہے جسے دار قطنی نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے روایت کیا کہ سنت یہ ہے کہ 40 یا اس سے زائد افراد جمعہ قائم کریں۔
[نوٹ: یہ بھی شوافع کا مذہب ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ کے نزدیک جمعہ کے لئے امام کے علاوہ تین مقتدیوں کا ہونا شرط ہے۔ (فتح القدیر) م]

۱۲۔ نماز جمعہ شہر میں صرف ایک جگہ ادا ہونی چاہیے۔
(نوٹ: یہ فقہ شافعی کے مطابق ہے۔ فقہ حنفی میں ایک سے زائد جگہ پر بھی جائز ہے۔ (فتح القدیر) مترجم)

۱۳۔ بادشاہ وقت یا اس کے نائب کی اجازت صحت جمعہ کے لئے

شرط ہے۔

۱۴۔ جمعہ چھوڑنے والوں کے گھروں کو جلانے کے ارادہ کا اظہار

حاکم نے بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق حضرت ابن مسعود ؓ سے روایت کیا کہ جو لوگ نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا:

''میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو امام بناؤں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں جو نماز جمعہ سے غیر حاضر ہوتے ہیں۔

۱۵۔ جمعہ ترک کرنے والے کے دل پر مہر کا لگنا۔

مسلم نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا اور وہ غافلین میں ہو جائیں گے۔

ابوداؤد، ترمذی، حاکم اور ابن ماجہ حضرت ابوالجعد الضمری ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے تین جمعے انہیں حقیر اور ہلکا جان کر ترک کئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادے گا''۔

حاکم اور ابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے راوی ہیں کہ آقائے کائنات ﷺ نے فرمایا:

''جو بلا ضرورت تین جمعے ترک کرے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے دل مہر لگادے گا۔

سعید بن منصور نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا کہ

''جس نے بغیر مرض وغیرہ کے تین جمعے ترک کئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادے گا اور وہ منافق ہے۔

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ:

جس نے جان بوجھ کر بغیر کسی غور کے تین جمعے ترک کیے اور اللہ تعالیٰ اس کے دل پر نفاق کی مہر لگا دے گا۔

اصبہانی نے ''الترغیب'' میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ کی روایت سے ذکر کیا کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بغیر عذر کے ایک بھی جمعہ چھوڑا قیامت تک اس کا کوئی نعم البدل اور کفارہ نہیں ہے۔

اور حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوا کرو اور امام کے نزدیک بیٹھا کرو ایک آدمی جنت کا حقدار ہونے کے باوجود جمعہ سے پیچھے ہٹنے کی وجہ سے جنت سے بھی پیچھے ہٹتا جاتا ہے۔

۱۶۔ جمعہ چھوڑنے والے پر کفارہ کی ادائیگی

احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ حضرت سمرہ بن جندب ﷛ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو بغیر عذر کے جمعہ ترک کرے اسے چاہیے کہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر نہ کر سکے تو کم از کم آدھا دینار صدقہ کرے۔

ابوداؤد حضرت قدامہ بن وبرہ ﷛ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے بغیر عذر کے جمعہ ترک کیا تو اسے چاہیے کہ ایک درہم یا آدھا درہم یا ایک صاع گندم یا آدھا صاع گندم صدقہ کرے۔

(نوٹ: یہ مستحب ہے اور کم از کم صدقہ فطر کی مقدار صدقہ کرے۔م)

۱۷۔ خطبہ کا سننا

امام مسلم و بخاری رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روز جمعہ جب امام خطبہ دے رہا ہو۔ تو تمہارا کسی کو صرف یہ کہنا

""خاموش رہو" بھی ایک فضول کام ہے"۔

امام مسلم حضرت ابو ہریرہ ﷺ پڑھنے کے لئے گیا توجہ سے خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اس کے آئندہ دس دنوں کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے دوران خطبہ ایک کنکری بھی چھوئی تو اس نے فضول کام کیا۔

ابوداؤد حضرت عبداللہ بن عمرو سے روای ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو لگائی عمدہ لباس پہنا اور مسجد میں آکر نہ تو کسی کی گردن پھلانگی اور نہ ہی خطبہ کے وقت کوئی فضول کام کیا تو یہ اس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گا اور جس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اور دوران خطبہ فضول کام کیۓ تو اس کو صرف نماز ظہر کا ثواب حاصل ہوگا"۔ (یعنی اس کا جمعہ ادا نہیں ہوگا۔م)

ابن ماجہ اور سعید بن منصور نے حضرت ابی بن کعب سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے سورۃ براءت پڑھی اور حضرت ابوذر یا ابودرداء نے مجھے ٹھوکا دیا اور پوچھا یہ سورت کب نازل ہوئی؟ میں نے تو آج پہلی بار یہ سنی ہے۔ حضرت ابی کہتے ہیں میں نے انہیں اشارہ کیا کیا کہ چپ رہو نماز کے بعد انہوں نے پھر استفسار کیا تو میں نے کہا آج نماز جمعہ میں سے تمہارا حصہ فقط یہی لغو کام ہے۔ تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور میری گفتگو کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا "ابی نے سچ کہا"۔

سعید بن منصور نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ امام کے خطبہ کے دوران سبحان اللہ بھی مت کہو۔

نیز حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران گفتگو کی تو اس کی مثال اس گدھے سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں اور جس نے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہو اس کا جمعہ سے کوئی حصہ نہیں ہے۔"

۱۸۔ امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے کے بعد نماز کا حرام ہونا[1]

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت سعید بن میتب سے روایت کیا کہ کہ امام کا منبر پر بیٹھنا نماز کو اور اس کا خطبہ شروع کرنا بولنے کو منع کرتا ہے۔

نیز ثعلبہ بن ابی مالک سے نقل کیا کہ حضرت عمر کے دور میں ہم جمعہ کے دن مسجد میں نماز پڑھتے رہتے۔ جب آپ خطبہ کیلئے تشریف لاتے تو ہم نماز ترک کر دیتے۔ البتہ لوگ گفتگو کرتے رہتے اور جب آپ خطبہ شروع کرتے تو ہم خاموش ہو جاتے۔

الماوردی نے نقل کیا کہ علامہ نووی نے شرح المھذب میں تحریر کیا:

''جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو کسی بھی نفل نماز کا شروع کرنا حرام ہے۔ مکمل کر لے۔ البغوی نے کہا کہ چاہے سنتیں پڑھی ہوں یا نہ اس کا یہی حکم ہے۔

امام شافعی اور ان کے اصحاب نیز امام نووی نے ذکر کیا کہ صرف امام کے منبر پر بیٹھتے ہی نماز ممنوع ہو جاتی ہے چاہے اذان نہ بھی ہوئی ہو۔

(اہم نوٹ: ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ سرکار ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک صاحب جن کا نام ''سلیک'' تھا وہ داخل ہوئے آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی اس نے جواب دیا نہیں تو حکم ہوا کہ دو رکعت پڑھ لو۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ دوران خطبہ نماز منع نہیں امام سیوطی اس حدیث کا جواب درج ذیل فائدے سے دے رہے ہیں (م)

فائدہ:

سعید بن منصور نے ہشام سے انہوں نے ابو معشر انہوں نے محمد بن قیس سے روایت کیا کہ جب آپ ﷺ نے سلیک سے دو رکعتیں پڑھنے کا کہا تو آپ نے

---

[1] ۱۔ اصل نسخہ میں سترہویں خصوصیت کے بعد انیسویں خصوصیت مذکور ہے۔ اس طرح ایک نمبر کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اسی ترتیب سے علامہ نے ۱۰۱ خصوصیات لکھی ہیں مگر در اصل یہ ۱۰۰ ہی بنتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ م

خطبہ بند کر دیا یہاں تک کہ اس نے نماز مکمل کر لی۔

۱۹۔ خطبہ کے وقت احتباء ممنوع ہونا

(احتباء کا معنی ہے کہ آدمی اپنے گھٹنے کھڑے کر کے کمر اور گھٹنوں کے گرد عمامہ لپیٹ کر بیٹھے، جب اس وقت اعراب میں رواج تھا یا اگر گھٹنوں کے گرد ہاتھ لپیٹ لے تو یہ بھی احتباء ہے (صحاح) م)

ابو داؤد، ترمذی، حاکم اور ابن ماجہ نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب امام خطبہ دے رہا ہو تو احتباء کی صورت میں مت بیٹھو۔"

ابو داؤد نے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر خطبہ کے وقت احتباء کرتے تھے جبکہ امام خطبہ میں مشغول ہوتا تھا اسی طرح حضرت انس بھی کرتے تھے۔

نیز کئی اصحابہ اور تابعین اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور سوائے حضرت عُبادۃ بن نسی کے کسی نے اسے مکروہ نہیں جانا۔

امام ترمذی نے فرمایا کہ بعض علماء وقت خطبہ احتباء کو مکروہ قرار دیتے ہیں اور بعض اس کی رخصت کے قائل ہیں۔

نووی نے شرح المھذب میں ذکر کیا کہ امام شافعی، مالک اور اوزاعی کے نزدیک یہ مکروہ نہیں ہے، اور بعض محدثین اسی حدیث کے پیش نظر اس کی کراہت کے قائل ہیں۔

الخطابی نے ذکر کیا کہ وجہ کراہت یہ ہے کہ اس صورت میں بیٹھنے سے نیند طاری ہوگی اور نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹے گا۔ تو جب وضو وغیرہ میں مشغول ہوگا تو خطبہ سننے سے محروم رہے گا۔

۲۰۔ جمعہ کے دن استواء شمس (جب سورج بالکل آسمان کے درمیان میں ہوتا ہے جسے عُرفاً زوال کہہ دیتے ہیں۔ م) کے وقت نماز کا مکروہ نہ ہونا۔

ابو داؤد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نصف النہار کے وقت نماز مکروہ ہے سوائے جمعہ کے دن" نیز فرمایا: ہر روز نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے سوائے جمعہ کے۔

(نوٹ: فقہ حنفی میں جمعہ کے دن بھی نصف النہار کے وقت نماز کی ادائیگی منع ہے کیونکہ جن صحیح احادیث میں منع کیا گیا ہے ان میں کوئی استثناء مذکور نہیں۔ م)

۲۱۔ جمعہ کے دن جہنم بھڑکایا نہیں جاتا۔

۲۲۔ جمعہ کے دن غُسل کا مستحب ہونا۔

نمبر 1: بخاری و مسلم حضرت ابن عمر سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے جو جمعہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ غسل کرے"۔

نمبر 2: اور حضرت ابو سعید خدری کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر لازم ہے"۔

نمبر 3: حاکم نے حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے جمعہ کے دن غسل کیا وہ آئندہ جمعہ تک پاکیزگی میں رہے گا"۔

نمبر 4: طبرانی نے حضرت ابو بکر صدیق اور عمران بن حصین کی روایت سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کی غلطیاں اور گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جب وہ مسجد کی طرف چلے گا تو ہر قدم پر 20 نیکیاں لکھی جائیں گی اور جب نماز سے فارغ ہو گا تو 200 سال کے اعمال کا ثواب ملے گا"۔

نمبر 5: اور حضرت ابو امامہ کی روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن کا غسل بالوں کی جڑوں کے نیچے سے گناہوں کو کھینچ لیتا ہے۔

۲۳۔ جمعہ کے دن حقوق زوجیت کا اجر

بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ہر جمعہ کے دن اپنی بیوی سے طوا ایسا

کرنے والے کو دو اجر ملیں گے۔ اپنے غسل کا اجر اور بیوی کے
غسل کا اجر"۔

سعید بن منصور نے مکحول سے نقل کیا کہ ان سے کسی نے جمعہ کے دن غسل جنابت کرنے والے کے بارے میں پوچھا کہ تو مکحول نے جواب دیا کہ اس کے لئے دو اجر ہیں"۔

۲۴ تا ۲۸۔ مسواک کرنا، خوشبو اور تیل لگانا نیز ناخن کاٹنے اور بال وغیرہ صاف کرنے کا اس دن مستحب ہونا۔

نمبر 1: بخاری و مسلم حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر لازم ہے اور مسواک کرنا نیز اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے۔"

نمبر 2: ابن ابی شیبہ صحابہ میں سے کسی سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تین چیزیں ہر مسلمان پر لازم ہیں:
نمبر ۱۔ جمعہ کے دن غسل کرنا۔
نمبر ۲۔ مسواک کرنا۔
نمبر ۳۔ اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے

نمبر 3: بخاری نے حضرت سلمان سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، تیل لگائے، گھر میں موجود خوشبو استعمال کرے، پھر جمعہ کی نماز کے لئے جائے، دو بیٹھے ہوئے آدمیوں کو علیحدہ نہ کرے پھر نماز ادا کرے اور خطبہ خاموشی سے سنے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

نمبر 4: حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو جب جمعہ کا دن ہو تو غسل کرو اور جسے خوشبو یا تیل میسر
ہو وہ استعمال کرے۔"

نمبر 5: البزار، طبرانی اور بیہقی نے حدیث ذکر کی کہ نبی رحمت ﷺ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے تشریف لے جانے سے قبل ناخن مبارک تراشتے اور مونچھیں پست فرماتے تھے۔"

نمبر 6: طبرانی اوسط میں حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے جمعہ کے دن ناخن تراشے تو وہ اگلے جمعہ تک برائی
سے محفوظ رہے گا۔"

نمبر 7: سعید بن منصور نے اپنی سنن میں راشد بن سعد سے روایت کیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرمایا کرتے تھے جس نے جمعہ کے دن غسل کیا۔ ناخن کاٹے اور مسواک کی اس نے لازم کرلی" (جنت یا اللہ کی رضا لازم کرلی۔ واللہ ورسولہ اعلم)

نمبر 8: نیز مکحول سے مروی ہے کہ جس نے جمعہ کے دن ناخن اور مونچھیں تراشیں وہ "ماء الاصفر" (پیٹ کی ایک بیماری کا نام۔م) سے محفوظ رہے گا۔

نمبر 9: سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری سے نقل کیا کہ ہم عام طور پر سنتے تھے کہ:

"جس نے جمعہ کے دن ناخن تراشے اللہ تعالیٰ اس سے بیماری کو
دور فرمائے گا اور اسے شفا عطا فرمائے گا۔"

۲۹۔ خوبصورت اور عمدہ لباس زیب تن کرنا

نمبر 1: احمد ابوداؤد اور حاکم حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، مسواک کی .ور اگر میسر ہو تو خوشبو

لگائی اور خوبصورت لباس پہنا پھر مسجد میں حاضر ہوا لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں اور جو اللہ کو منظور تھا اتنی رکعت نماز ادا کی خطبہ، خاموشی سے سنا، تو یہ کام اس کے لئے پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔"

نمبر 2: بیہقی نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا کہ نبی رحمت ﷺ کے پاس ایک خاص چادر تھی جسے آپ ﷺ جمعہ اور عیدین پر زیب تن فرماتے تھے"۔

نمبر 3: ابوداؤد ابن سلام راوی ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا "تم میں سے جسے طاقت ہو اسے چاہیے کہ کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ ایک جوڑا جمعہ کے دن کے لئے علیحدہ رکھے"۔

نمبر 4: المعجم الاوسط میں ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا ایک جوڑا تھا جسے آپ روز جمعہ زیب تن فرماتے جب آپ نماز سے واپس تشریف لاتے تو ہم اسے آئندہ جمعہ کے لئے لپیٹ کر رکھ دیتے۔"

نمبر 5: المعجم الکبیر میں حضرت ابودرداء سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔"

۳۰۔ مسجد میں خوشبو سلگانا

نمبر 1: زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ:

"رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن مسجد میں خوشبو سلگانے کا حکم فرماتے تھے"۔

نمبر 2: ابن ماجہ واثلہ بن الاسقع سے راوی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اپنی مسجدوں کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت کرنے اور چیخنے چلانے یا ہتھیاروں کی نمائش سے بچاؤ اور ہر جمعے خوشبو سلگایا کرو''

نمبر 3: ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی حضرت ابن عمر سے راوی ہیں کہ:

''حضرت عمر ؓ ہر جمعے مسجد میں خوشبو سلگاتے تھے۔''

۱۳۔ نماز جمعہ کے لئے جلد آنا

نوٹ: (مندرجہ ذیل احادیث طیبات ہم سب کے لئے خصوصاً قابل توجہ ہیں کیونکہ شومئی قسمت ہم سب جمعہ کے دن بالکل آخری وقت میں مسجد میں آنے کے عادی ہوتے جارہے ہیں جو کہ طریقہ مسنونہ کے خلاف اور عظیم ثواب سے محرومی کا باعث ہے۔ آیئے ارشادات رسالتمآب ﷺ پڑھ کر پختہ عزم کریں کہ اس بری عادت کو ترک کر کے جلد مسجد میں آنے کی عادت اپنائیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔ م)

نمبر 1: بخاری و مسلم حضرت انس سے راوی ہیں کہ:

''ہم (صحابہ کرام) جمعہ کے لئے جلدی مسجد میں جایا کرتے تھے اور قیلولہ (دوپہر کا آرام۔ م) جمعہ کے بعد کرتے تھے۔''

نمبر 2: بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر جلد از جلد وقت جمعہ کی پہلی گھڑی میں مسجد پہنچا تو اسے اونٹ کی قربانی کا ثواب ملے گا جو اس کے بعد آئے گا اسے گائے کی قربانی کا ثواب جو اس کے بعد تیسری گھڑی میں آئے گا اسے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کا ثواب جو اس کے بعد آئیگا اسے مرغی۔ صدقہ کرنے اور اس کے بعد آنے والے کو ایک انڈے کے صدقہ کا ثواب ملے گا اور جب امام خطبہ کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے ذکر خدا سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔

نمبر3: بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آنے والوں کا ثواب لکھنے کے لئے بیٹھتے ہیں پھر جب امام خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹر بند کر کے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔''

نمبر4: ابن ماجہ اور بیہقی حضرت ابن مسعود سے راوی ہیں کہ:

وہ نماز جمعہ کے لئے آئے تو دیکھا کہ تین شخص ان سے پہلے آ چکے تھے کہنے لگے میرا نمبر چوتھا ہے اور چوتھا نمبر بھی زیادہ دور نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے قریب اسی ترتیب سے بیٹھیں گے جس ترتیب سے وہ نماز جمعہ کے لئے آتے تھے یعنی جمعہ کے لئے پہلے آنے والا عرش کے سب سے قریب پھر دوسرے نمبر پر آنے والا پھر تیسرے نمبر پر آنے والا''۔

نمبر5: سعید بن منصور راوی ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا:

''دنیا میں نماز جمعہ کے لئے جلد آیا کرو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنت میں روز جمعہ کافور کے ٹیلے پر اہل جنت کے لئے تجلی فرمائے گا اور لوگ جس ترتیب سے جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے اسی ترتیب سے اس تجلی کے قریب ہوں گے۔''

نمبر6: حُمید بن زنجویہ فضائل الاعمال میں قاسم بن مخیمرہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

''جب مسلمان پیدل چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے تو ایک قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک قدم اس کے گناہوں کے لئے کفارہ بنتا ہے۔ اور جو لوگ بعد میں آتے ہیں تو سب کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔''

۳۲۔شدید گرمی میں بھی اسے مؤخر کرنا درست نہیں

امام بخاری حضرت انس سے راوی ہیں کہ:

”جب گرمی شدید ہوتی تو نبی کریم ﷺ جمعہ کے علاوہ دیگر نمازیں گرمی کم ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔“

(احناف کے نزدیک گرمیوں میں جمعہ سمیت نماز ظہر میں ابراد یعنی گرمی کی شدت کم ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے موید ہے۔م)

۳۳۔دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد

نمبر1: بخاری ومسلم حضرت سہل بن سعد سے راوی ہیں کہ:

”ہم (صحابہ کرام) جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔“

نمبر2: بخاری انہیں سے راوی ہیں کہ:

”ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے تھے۔“

نمبر3: سعید بن منصور حضرت محمد بن سیرین سے راوی ہیں کہ:

جمعہ کی نماز سے قبل سونا مکروہ اور اس کے بارے میں سخت وعید ہے۔ یہاں تک کہا گیا کہ اس کی مثال اس لشکر کی سی ہے جو ناکام ہو جائے یعنی جسے کچھ بھی ہاتھ نہ آئے۔

۳۴۔جمعہ کا دوچند اجر

نمبر1: امام احمد بن حنبل بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور حاکم حضرت اوس بن اوس ثقفی سے راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

”جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور کرایا، پھر جمعہ کے لئے جلدی اول وقت میں نکلا اور سواری کی بجائے پیدل چلا، امام کے قریب ہو کر بیٹھا، توجہ سے خطبہ سنا اور کوئی فضول کام نہیں کیا، تو اسے ہر قدم

کے بدلے ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔"

نمبر 2: طبرانی نے معجم اوسط میں سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق کی روایت سے درج کیا کہ:

"جو جمعہ کے لئے جائے گا اسے ہر قدم کے بدلے 20 برس کی عبادت کا ثواب ملے گا۔"

نمبر 3: حمید بن زنجویہ نے فضائل الاعمال میں یحی بن یحی غسانی سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارا مسجد کی طرف جانا اور گھر واپس آنا ثواب میں برابر ہیں۔"

۳۵۔ نماز جمعہ کے لئے دو اذانیں

نمبر 1: بخاری حضرت سائب بن یزید سے نقل کرتے ہیں کہ:

جمعہ کے دن پہلی اذان جب امام منبر پر بیٹھ جائے اس وقت دینا یہ دور رسالت مآب ﷺ اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے دور مبارک میں تھا۔ جب حضرت عثمان کی خلافت کا دور آیا، لوگ زیادہ ہوگئے، تو پھر مقام زوراء پر دوسری اذان دی جانے لگی اور پھر یہ مروج ومعمول ہوگئی۔

نوٹ: (اس حدیث اور علامہ سیوطی کے استدلال سے واضح ہے کہ دو اذانیں خصوصیات جمعہ سے ہیں اور دور صحابہ کرام سے سنت متوارثہ ہیں اور ان پر عمل کیا جا رہا ہے، بدقسمتی سے امریکہ اور مغربی ممالک کی بعض مساجد میں جمعہ کی صرف ایک اذان ہوتی ہے جو کہ سنت متوارثہ اور معمولات امت مرحومہ کے خلاف ہے لہذا وہاں بسنے والے مسلمانوں کو ایسی مساجد میں جانے سے بچنا چاہیے، والی اللہ المشتکی۔ م)

۳۶۔ مشغول عبادت رہنا

سنن سعید بن منصور میں حضرت ثعلبہ بن ابی مالک سے مروی ہے کہ:

حضرت عمر کے دور میں جمعہ کے دن ہم مسجد میں نماز پڑھتے رہتے جب آپ خطبہ کے لئے تشریف لاتے تو ہم نماز ترک کر دیتے گفتگو ہوتی رہتی اور جب آپ خطبہ شروع کرتے تو ہم خاموش ہو جاتے۔

۳۷۔ سورۃ الکہف پڑھنا

نمبر 1: حاکم و بیہقی حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف تلاوت کی اس کے لئے آئندہ جمعہ تک روشنی کر دی جاتی ہے۔“

نمبر 2: سعید بن منصور کی موقوف روایت میں یوں ہے کہ:

”جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف تلاوت کی اس کے اور بیت اللہ کے درمیان کی جگہ روشن ہو جاتی ہے۔“

نمبر 3: سعید بن منصور نے خالد بن معدان سے روایت کیا:

جس نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ شروع کرنے سے قبل سورۃ الکہف تلاوت کی تو یہ اس کے آئندہ جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو گی اور اس کا نور بیت اللہ العتیق تک پہنچے گا۔

نمبر 4: ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی تو وہ آٹھ دنوں تک (اگلے جمعے تک) محفوظ و مامون رہے گا، اور اگر ان دنوں میں دجال بھی نکل آئے تو اس سے بھی محفوظ رہے گا۔

۳۸۔ جمعہ کی رات میں سورۃ الکہف کا پڑھنا

(جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات یعنی جمعرات کا سورج غروب ہونے کے بعد سے جمعہ کی طلوع فجر تک)

مسند دارمی میں حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ:

جس نے جمعہ کی رات سورۃ الکہف پڑھی اس کے لئے ایک ایسا نور روشن ہوگا جس کی روشنی پڑھنے والے سے لے کر بیت اللہ شریف تک ہوگی۔

نوٹ: سورۃ الکہف قرآن حکیم کی سورہ نمبر 18 ہے جو کہ پارہ نمبر 15 میں ہے جس میں دیگر عالیشان اور بلند پایہ مضامین کے علاوہ بنی اسرائیل کے چند اولیاء کرام کا ذکر ہے جنہوں نے غار میں پناہ لی تھی اور انہی کی مناسبت سے سورہ مبارکہ کا نام الکہف۔ غار والی سورہ مبارکہ رکھا گیا۔م)

۳۹۔ جمعہ کے بعد سورۃ الاخلاص، الفلق، الناس اور فاتحہ کا پڑھنا

نمبر 1: ابوعبید اور ابن الفریس فضائل القرآن میں حضرت اسماء بنت ابی بکر سے راوی ہیں کہ:

جس نے جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ الاخلاص، الفلق، الناس (آخری تینوں سورتیں) اور سورۃ الفاتحہ سات سات بار پڑھیں تو آئندہ جمعہ کے پڑھنے تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

نمبر 2: سعید بن منصور نے حضرت مکحول سے نقل کیا کہ:

جس نے نماز جمعہ کے بعد گفتگو سے قبل سورۃ الفاتحہ اور آخری تینوں سورتیں 7,7 بار پڑھیں تو اس کے آئندہ جمعہ تک کے گناہ معاف ہوں گے۔ اور وہ محفوظ رہے گا۔

نمبر 3: حمید بن زنجویہ فضائل الاعمال میں ابن شہاب سے راوی ہیں کہ:

جس نے سورۃ الاخلاص اور الفلق و الناس نماز جمعہ کے بعد گفتگو

سے قبل سات سات بار پڑھیں تو وہ اس کا مال اور اس کی اولاد آئندہ جمعہ تک محفوظ رہے گی۔

۴۰۔ شب جمعہ کی نماز مغرب میں سورۃ الکافرون اور الاخلاص کا پڑھنا

سنن بیہقی میں حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ:

نبی کریم ﷺ شب جمعہ کی مغرب میں قل یا یھا الکفرون اور قل ھو اللہ أحد پڑھتے تھے اور شب جمعہ کی عشاء میں سورۃ الجمعہ اور المنافقون پڑھتے تھے۔

۴۱۔ شب جمعہ کی عشاء میں سورۃ الجمعہ اور منافقون کا پڑھنا

جیسا کہ اوپر والی حدیث میں مذکور ہے۔

۴۲۔ نماز جمعہ سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت

ابو داؤد نے عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے راوی ہیں کہ:

نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب لوگ زیادہ ہوں اور مسجد چھوٹی ہو اور ایسا کرنے سے نمازیوں کو نماز پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہو۔

۴۳۔ نماز جمعہ سے قبل سفر کا حرام ہونا

نمبر1: ابن ابی شیبہ نے حسان بن عطیہ سے نقل کیا کہ:

جو جمعہ کے دن (قبل از نماز جمعہ) سفر کرتا ہے اسے یہ بددعا ہے کہ نہ اسے ساتھی ملے اور نہ اس سفر میں اس کی مدد ہو۔

نمبر2: الخطیب نے سند ضعیف سے حضرت ابو ہریرہ سے موفوعا نقل کیا کہ:

جو جمعہ کے دن (قبل از نماز جمعہ) سفر کرتا ہے تو دو فرشتے اس کے خلاف بددعا کرتے ہیں کہ اسے اس سفر میں نہ کوئی ساتھی ملے اور نہ اس کا مقصد پورا ہو۔

نمبر 3: الدینوری نے المجالسۃ میں حضرت سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ:
ایک آدمی جمعہ کے دن ان کے پاس آیا اور نماز جمعہ سے قبل سفر کا ارادہ ظاہر کیا انہوں نے اسے منع کیا کہ نماز جمعہ سے قبل مت جاؤ مگر وہ کہنے لگا کہ اس کے دوست آگے نکل جائیں گے اور وہ جمعہ پڑھے بغیر چلا گیا وہ اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھتے رہے کہ اس کا کیا بنا۔ یہاں تک کہ کسی نے بتایا اس کا پاؤں ٹوٹ گیا ہے حضرت سعید بن المسیب نے فرمایا مجھے بھی شک تھا کہ اسے کوئی مصیبت پہنچے گی۔

نمبر 4: الدینوری، امام الاوزاعی سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک شکاری تھا جو جمعہ کے دن سفر پر نکلتا اور نماز جمعہ ترک کر دیتا تو ایک بار جب وہ نکلا تو اپنے خچر سمیت زمین میں دھنس گیا اور جب لوگ پہنچے تو صرف خچر کی دم اور کان دکھائی دیتے تھے۔ (نعوذ باللہ تعالیٰ من ذلک)

نمبر 5: ابن ابی شیبہ، مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ کچھ لوگ جمعہ کے دن نماز جمعہ چھوڑ کر سفر پر نکلے تو اچانک ایک غیبی آگ نے ان کے خیموں کو جلا ڈالا۔

نوٹ: (یہاں حرمت سے مراد کراہت ہے اور وہ بھی اس صورت میں جب سفر کرنے سے جمعہ فوت ہوتا ہو اور اگر یقین ہو کہ منزل پر پہنچ کر جمعہ مل جائے گا جیسا کہ اس دور میں ذرائع آمدورفت کی تیز رفتاری کی بناء پر ممکن ہے تب تو کوئی حرج نہیں۔ م)

۴۴۔ گناہوں کی معافی

نمبر 1: ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ:
نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کبیرہ سے بچتا رہے۔

نمبر 2: حضرت سلمان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہ جمعہ کی فضیلت کا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماں باپ (آدم وحوا علیہما السلام) کو اکٹھا کیا جو شخص اس دن اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے تو وہ اس کے اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے جبکہ کبیرہ سے بچے۔

۴۵۔عذاب قبر سے امان

نمبر 1: ابو یعلی حضرت انس سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن مرے گا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

نمبر 2: بیہقی نے کتاب القبر میں عکرمۃ بن خالد مخزومی سے نقل کیا کہ: جو شب جمعہ یا روز جمعہ میں فوت ہو اس پر ایمان کی مہر لگا دی جاتی ہے اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

۴۶۔ سوال قبر سے محفوظ

نمبر 1: ترمذی، بیہقی، ابن ابی الدنیا اور دیگر حضرت ابن عمر سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھتا ہے۔ بعض روایات ہے کہ وہ آزمائش قبر سے بری ہے۔

حکیم ترمذی فرماتے ہیں کہ اس ارشاد کی حکمت یہ ہے کہ جمعہ کے دن دوزخ کو بھڑکایا نہیں جاتا اور اس کے دروازے بند ہوتے ہیں اور شیطان اس میں وہ عمل نہیں کرسکتا جو باقی دنوں میں کرتا ہے سو جس کی روح اس دن قبض کی جاتی ہے یہ اس کی سعادت اخروی اور حسن عاقبت کی دلیل ہے اسی لئے وہ قبر کی آزمائش سے بچتا ہے اور یہ منافق و مومن میں تمیز ہے۔

۴۷۔ اہل برزخ سے عذاب کا دور ہونا

امام یافعی روض الریاحین میں نقل کرتے ہیں کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ شب جمعہ میں مردوں کو عذاب نہیں ہوتا اس بابرکت وقت کی وجہ سے اور اس سے مراد ہے کہ گناہ گار مومنوں کو عذاب نہیں ہوتا کفار کو ہوتا ہے۔

۴۸۔ ابن ابی الدنیا، بیہقی نے شعب الایمان میں عاصم الجحوری کے خاندان میں سے ایک شخص سے نقل کیا کہ اس نے خواب میں عاصم الجحوری کو دیکھا عاصم نے بتایا کہ وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہے اور وہ اور اس کے دوست ہر جمعہ کی رات اور دن بکر بن عبداللہ المزنی کے پاس جمع ہوتے ہیں اور تمہارے احوال وغیرہ سے باخبر ہوتے ہیں خواب دیکھنے والے نے پوچھا کیا تمہیں ہمارے قبر پر آنے کا علم ہوتا ہے عاصم نے بتایا کہ جمعہ کے دن رات اور ہفتہ کی صبح تک ہمیں علم ہوتا ہے کیونکہ جمعہ کے دن بقیہ ایام سے افضل ہے۔

۴۹۔ تمام دنوں کا سردار

نمبر 1: مسلم، حضرت ابوہریرہ سے راوی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوا ہو وہ جمعہ ہے اسی میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اسی دن وہ جنت میں بھیجے گئے اسی دن جنت سے زمین پر آئے اور قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ حاکم کی روایت میں تمام دنوں کا سردار جمعہ ہے بھی مذکور ہے۔

نمبر 2: ابوداؤد کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کی وفات ہوئی اور انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر جاندار او دن قیامت قائم ہونے کے خوف سے ڈرتا ہے۔

نمبر 3: ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو لبابہ بن عبدالمنذر سے روایت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب دنوں

سے بزرگ ہے حتیٰ کہ یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی اس دن میں پانچ خاص باتیں ہیں۔

ا۔اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔

۲۔اسی دن وہ زمین پر اتارے گئے۔

۳۔اسی دن ان کی وفات ہوئی۔

۴۔اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں حرام شے کے علاوہ بندہ اپنے رب سے جو بھی مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے۔

نمبر ۵۔اسی دن قیامت قائم ہوگی۔اور ہر مقرب فرشتہ۔آسمان، زمین، ہوا پہاڑ اور سمندر سب جمعہ کے دن سے خوف کھاتے ہیں۔

نمبر 4: سنن سعید بن منصور میں حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے۔تو سوائے انسان کے خشکی، تری اور ہر مخلوق اس سے ڈرتی ہے۔

نمبر 5: عبداللہ بن احمد زوائد الزہد میں ابو عمران الجونی سے راوی ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب شب جمعہ آتی ہے تو آسمان والوں پر خوف طاری ہوجاتا ہے۔

فائدہ

حنبلی علماء کی بعض کتب میں مذکور ہے کہ علماء حنابلہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ شب جمعہ افضل ہے یا شب قدر؟ ابن بطہ اور ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ شب جمعہ افضل ہے۔ابوالحسن التمیمی کا بھی یہی مذہب ہے کہ شب جمعہ، لیلۃ القدر سے افضل ہے ماں وہ خاص رات جس میں حقیقتاً نزول قرآن واقع ہوا وہ شب جمعہ سے افضل ہے۔

اکثر علماء حنابلہ کا قول یہ ہے کہ شب قدر شب جمعہ سے افضل ہے۔شب جمعہ کو افضل قرار دینے والے حضرات کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

ا: حدیث پاک میں جمعہ کی رات کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے۔

ب۔روز جمعہ کے متعلق احادیث میں جو فضائل مذکور ہیں وہ شب قدر سے اگلے دن کے متعلق مذکور نہیں ہیں۔اور جہاں تک قرآن حکیم میں لیلۃ القدر کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دینے کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ لیلۃ القدر ان ہزار مہینوں سے افضل ہے جن میں شب جمعہ نہ ہو۔جیسا کہ اکثر علماء فرماتے ہیں لیلۃ القدر ان ہزار مہینوں سے افضل ہے۔جن میں شب قدر نہ ہو۔

ج۔شب جمعہ جنت میں بھی ہوگی کیونکہ یہ بات قطعی طور پر معلوم ہے کہ جنت میں جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی جبکہ لیلۃ القدر کا جنت میں ہونا یقینی نہیں ہے۔

۵۰۔جمعہ یوم المزید ہے (اضافہ کا دن)

نمبر 1: امام شافعی نے الام میں حضرت انس سے روایت کیا کہ حضرت جبریل ایک سفید آئینہ لیکر رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور اس آئینے میں ایک نکتہ تھا آپ ﷺ نے پوچھا اے جبریل یہ نکتہ کیسا ہے تو جبریل نے عرض کی کہ یہ جمعہ کا دن ہے۔جس کی وجہ سے آپ اور آپ کی امت کو فضیلت عطا ہوئی اور باقی سب لوگ آپ کے تابع ہیں چاہے یہودی ہوں یا عیسائی اور آپ کے لئے اس میں بھلائی ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو کوئی بندہ مومن اس ساعت میں خیر کی دعا مانگتا ہے قبول ہوتی ہے۔اور ہمارے نزدیک یہ یوم المزید ہے۔آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے جبریل یوم المزید کیا ہے؟ جبریل نے عرض کی کہ آپ کے پروردگار جل وعلے نے جنت میں ایک خوشبودار وادی بنائی ہے جس میں مشک کے ٹیلے ہیں، جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وادی میں کچھ فرشتوں کو نازل فرماتا ہے، اس وادی کے ارد گرد نور کے منبر ہیں جن پر انبیا کرام علیہم السلام کی نشستیں ہوں گی ان منبروں کے ارد گرد سونے کی ایسی کرسیاں ہیں جن پر یاقوت اور زبرجد جڑے ہوئے ہیں ان پر شھداء اور صدیقین تشریف فرما ہوں گے پھر دیگر اھل جنت آئیں گے اور ان کرسیوں کے پیچھے مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے میں تمہارا

پروردگار ہوں میں نے تم سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کر دیا اب مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم آپ سے آپ کی رضا مانگتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تم سے راضی ہو گیا اور تمہیں وہ سب دوں گا جس کی تم تمنا کرو گے اور میرے پاس اس کے علاوہ بھی ہے۔ لہٰذا اہل جنت جمعہ کے دن اپنے پروردگار سے ملنے والی عطا کی وجہ سے جمعہ سے محبت کریں گے۔

امام شافعی نے اسے کئی طریقوں سے حضرت انس سے روایت کیا اور بعض میں یہ بھی ہے کہ وہ وہاں اتنی دیر بیٹھیں گے جتنی دیر میں لوگ جمعہ سے فارغ ہوتے ہیں۔ پھر وہ اپنے اپنے بالا خانوں میں چلے جائیں گے۔

نمبر 2: الآجری نے کتاب الرؤیۃ میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب جنتی لوگ جنت میں اپنے اپنے اعمال کے حساب سے داخل ہو جائیں گے تو پھر اتنی دیر کے بعد جتنی دیر میں دنیا میں جمعہ کا دن آتا ہے۔ (کیونکہ جنت میں دن اور رات نہیں ہوں گے۔ م) ایک اعلان کیا جائے گا اور اہل جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور ایک باغ میں عرش الٰہی ظاہر ہوگا۔ اس باغ میں نور، موتی، یاقوت، سونے اور چاندی کے منبر ہوں گے اور جو ان میں ادنی ہوں گے حالانکہ ان میں کوئی بھی ادنی نہیں ہوگا وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور وہ کرسی والوں کی نشست کو اپنی نشست سے اچھا نہیں سمجھیں گے۔

نمبر 3: الآجری نے ابن عباس سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

جنتی ہر جمعہ کو اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے اور وہ کافور کے ٹیلوں پر ہوں گے اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب وہ ہوگا جو جمعہ کے دن سب سے پہلے اور سب سے جلد مسجد میں آتا ہوگا۔

۵۱۔ قرآن حکیم میں مذکور

ہفتہ کے باقی دنوں کی نسبت قرآن حکیم میں صرف جمعہ کا ذکر ہے۔
(پارہ نمبر 28۔ سورۃ الجمعہ میں۔م)

۵۲۔ جمعہ ''الشاہد'' اور ''المشہو د'' ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔

وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ

(البروج۔ آیت:3)

نمبر 1: تفسیر ابن جریر میں حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ ''شاہد'' سے مراد جمعہ کا دن ہے اور المشہو د یوم عرفہ ہے۔
نمبر 2: حمید بن زنجویہ نے فضائل الاعمال میں حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا کہ ''الیوم الموعود'' قیامت کا دن ہے اور المشہو د یوم عرفہ ہے۔ اور شاہد یوم جمعہ ہے جمعہ کے دن سے افضل کسی دن پر کبھی سورج طلوع نہیں ہوا۔
نمبر 3: تفسیر ابن جریر میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ:
الشاہد، انسان ہے اور مشہود جمعہ کا دن ہے۔
نمبر 4: ابن جریر نے ابن زبیر اور ابن عمر سے روایت کیا کہ:
شاہد 10 ذی الحج کا دن ہے اور مشہود جمعہ کا دن ہے۔
نمبر 5: ابن جریر حضرت ابو درداء سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ وہ یوم مشہود ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۵۳۔ جمعہ اس امت کے لئے خاص طور پر ذخیرہ محفوظ کیا گیا

نمبر 1: بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

''ہم دنیا میں سب سے آخر میں آئے اور قیامت کے دن سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے علاوہ ازیں یہود ونصاری کو ہم سے پہلے کتابیں دی گئیں۔ پھر یہ دن اللہ نے ان پر فرض کیا مگر انہوں نے اس میں اختلاف کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہماری رہنمائی فرمائی اور باقی لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں۔ یہود ایک دن پیچھے ہیں اور عیسائی دو دن۔''

نمبر 2: مسلم حضرت ابو ہریرہ اور حذیفہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہم سے پہلے لوگ جمعہ کے متعلق گمراہ ہوئے۔ یہود نے ہفتہ کو چنا اور عیسائیوں نے اتوار کو منتخب کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے متعلق ہدایت عطا فرمائی۔''

۵۴۔ جمعہ بخشش کا دن

ابن عدی اور طبرانی نے معجم الاوسط میں عمدہ سند سے حضرت انس سے حضرت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ جمعہ کے دن کسی مسلمان کو مغفرت کے بغیر نہیں چھوڑتا۔

۵۵۔ جمعہ یوم آزادی

نمبر 1: امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابو یعلی نے حضرت انس سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جمعہ کے دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر گھنٹے میں 600 ایسے لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوتی ہے۔

نمبر 2: ابن عدی اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ:

بے شک اللہ تعالیٰ ہر جمعہ میں 6 لاکھ لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔

۵۶۔ایک مقبولیت کی گھڑی

نمبر 1: بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ:

ہر جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے اور آپ نے اپنے دست انور سے اشارہ فرمایا کہ وہ بڑی مختصر گھڑی ہے جو بھی بندہ مسلمان اس گھڑی میں نماز ادا کر کے اپنے پروردگار سے جو بھی مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے۔

نمبر 2: مسلم کی روایت میں ہے:

''جمعہ میں ایک خفیہ ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو بھی مسلمان جس خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے۔

جمعتہ المبارک کی اس ساعت اجابت کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین عظام اور بعد کے اہل علم کے 30 سے زائد اقوال ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔:

پہلا قول: وہ ساعت قبولیت اٹھالی گئی ہے۔

عبدالرزاق حضرت معاویہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ میں جو اجابت کی ساعت ہے وہ اٹھالی گئی ہے تو حضرت ابو ہریرہ نے جواب دیا کہ جو ایسا کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کیا وہ ہر جمعہ میں ہوتی ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

دوسرا قول: وہ سال میں صرف ایک جمعہ میں ہوتی ہے۔

امام مالک سنن ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ راوی ہیں کہ کعب الاحبار نے

حضرت ابو ہریرہ سے عرض کی کہ ساعت اجابت سال بھر میں صرف ایک جمعہ میں ہوتی ہے حضرت ابو ہریرہ نے اس کی تردید کی اور کعب الاحبار نے اس قول کو ترک کر دیا۔

تیسرا قول: ساعت اجابت جمعہ کے سارے دن میں پوشیدہ ہے جس طرح شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں مخفی ہے۔

نمبر 1: ابن خزیمہ اور حاکم حضرت ابوسلمہ سے راوی ہیں کہ میں نے ابوسعید الخدری سے جمعہ کی ساعت اجابت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ:

مجھے اس بارے میں بتایا گیا تھا اور پھر بھلا دیا گیا جس طرح مجھے لیلۃ القدر کی تعیین بھلا دی گئی۔

نمبر 2: عبدالرزاق حضرت کعب سے راوی ہیں کہ اگر کوئی آدمی مختلف جمعوں میں مختلف اوقات میں دعا مانگتا رہے تو وہ اس ساعت کو پالے گا۔ ابن المنذر نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک جمعہ میں ابتدائے دن سے ایک خاص وقت تک دعا مانگتا رہے اور اگلے جمعے اس وقت سے آگ دعا مانگنا شروع کرے یہاں تک کہ آخری ساعت جمعہ تک یونہی کرتا رہے۔

اس ساعت اجابت کے پوشیدہ رکھنے میں لوگوں کو کوشش کی ترغیب دینا اور زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں صرف کرنے کی حکمت کارفرما ہے۔

چوتھا قول: قبولیت کی گھڑی جمعہ کے دن میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اور ہمیشہ ایک ہی نہیں رہتی۔ اسے ابن عساکر نے ذکر کیا اور امام غزالی اور علامہ محب الطبری نے بھی اس کو ترجیح دی۔

پانچواں قول: ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ سے نقل کیا کہ وہ گھڑی مؤذن کے فجر کی اذان دینے کا وقت ہے۔

چھٹا قول: ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اس کا وقت صبح صادق کے طلوع سے لیکر آفتاب طلوع ہونے کے درمیان میں ہے۔

ساتواں قول: جسے امام غزالی نے بیان کیا کہ وہ سورج کے طلوع ہونے کا وقت ہے۔

آٹھواں قول: الجیلی اور المحب الطبری نے ذکر کیا کہ وہ گھڑی طلوع آفتاب کے بعد کی پہلی گھڑی ہے۔

نواں قول: امام احمد بن حنبل نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعا نقل کیا کہ جمعہ کے دن کی تیسری گھڑی کا آخری وقت وہ لمحہ ہے جس میں مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔

دسواں قول: ابن المنذر نے ابو العالیہ سے، عبد الرزاق نے حسن سے اور ابن عساکر نے قتادہ سے روایت کیا کہ ان سب کے نزدیک ساعت قبولیت جمعہ کے دن سورج کے ڈھلنے (زوال) کا وقت ہے۔ ابن حجر نے کہا کہ ان حضرات کے اس گھڑی کو ساعت قبولیت قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں اور نماز جمعہ کا وقت شروع ہوتا ہے اور اذان بھی اسی وقت میں دی جاتی ہے۔ لہذا یہ بڑا بابرکت وقت ہے۔

گیارہواں قول: مؤذن کے اذان جمعہ دینے کا وقت

ابن المنذر حضرت عائشہ سے راوی ہے کہ انہوں نے فرمایا جمعہ کا دن عرفہ کی طرح ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی پوچھا گیا کہ وہ کونسی گھڑی ہے تو فرمایا جب مؤذن نماز جمعہ کے لئے اذان کہتا ہے۔

بارہواں قول: ابن المنذر نے حضرت ابو ذر سے روایت کیا وہ گھڑی سورج ڈھلنے سے لیکر سائے کے ایک ذراع (یعنی ایک ہاتھ) ہونے تک ہے۔

تیرہواں قول: قاضی ابو الطیب نے ذکر کیا کہ وہ ساعت سورج ڈھلنے سے امام کے خطبہ کے لئے نکلنے تک ہے۔

چودہواں قول: ابن المنذر نے ابو السوار العدوی سے نقل کیا کہ وہ گھڑی

سورج ڈھلنے سے امام کے نماز شروع کرنے تک ہے۔

پندرہواں قول: وزمانی نے نکت المتبیہ میں ذکر کیا کہ وہ ساعت زوال سے غروب آفتاب تک ہے۔

سولہواں قول: ابن زنجویہ نے حسن سے روایت کیا وہ گھڑی امام کے خطبہ کے لئے نکلنے کا وقت ہے۔

سترہواں قول: ابن المنذر نے حسن سے اور المروزی نے کتاب الجمعہ میں عوف بن حضیرہ سے روایت کیا کہ یہ وقت امام کے خطبہ کے لئے نکلنے اور نماز جمعہ قائم ہونے کے درمیان کا وقت ہے۔

اٹھارہواں قول: ابن جریر نے ابو موسیٰ، ابن عمر سے موقوفاً اور الشعبی سے روایت کیا کہ یہ وقت امام کے خطبہ کے لئے نکلنے سے لیکر نماز ختم ہونے تک ہے۔

انیسواں قول: ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نے الشعبی سے نقل کیا کہ یہ وقت جمعہ کے دن خرید و فروخت حرام ہونے سے حلال ہونے تک کے درمیان ہے (یعنی اذان اول سے لیکر اختتام نماز تک)

بیسواں قول: ابن زنجویہ نے ابن عباس سے نقل کیا کہ یہ وقت اذان سے لیکر نماز کے اختتام تک ہے۔

اکیسواں قول: مسلم اور ابو داؤد حضرت ابو موسیٰ الاشعری سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وہ گھڑی امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک کے درمیان ہے۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ اور اس سے پہلے کے دونوں قول ایک ہی ہیں۔

22واں قول: ابن عبدالبر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا سند ضعیف سے نقل کیا کہ وہ ساعت قبولیت امام کے خطبہ شروع کرنے سے ختم کرنے کے درمیان ہے۔

23واں قول: طیبی نے ذکر کیا کہ وہ گھڑی امام کے دونوں خطبوں کے

درمیان بیٹھنے کا وقت ہے۔

24واں قول: ابن المنذر نے ابو بردہ سے روایت کیا کہ وہ ساعت امام کے منبر سے اترنے کا وقت ہے۔

25واں قول: ابن المنذر نے حضرت حسن سے روایت کیا کہ وہ گھڑی جماعت شروع ہونے کا وقت ہے۔ نیز طبرانی نے سند ضعیف سے حضرت میمونہ بنت سعد سے روایت کیا کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز جمعہ کے متعلق آگاہ فرمایئے:۔

آپ نے فرمایا اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں بندہ جو بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے قبول ہوتی ہے۔ میں نے عرض کی: وہ کونسی گھڑی ہے؟ فرمایا: جب امام نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔

26واں قول: امام ترمذی نے حدیث حسن کے ذریعے نقل کیا کہ وہ گھڑی نماز جمعہ کی تکبیر سے لیکر نماز ختم ہونے کے درمیان ہے۔ نیز ابن ماجہ نے عمرو بن عوف سے روایت کیا کہ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! جمعہ کی ساعت اجابت کون سی ہے؟ تو آپ نے فرمایا نماز شروع ہونے سے ختم ہونے تک۔

بیہقی نے شعب الایمان میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ وہ گھڑی امام کے منبر سے اترنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔

27واں قول: ابن عساکر نے ابن سیرین سے نقل کیا کہ وہ گھڑی وہ ہے جس میں آپ ﷺ نماز جمعہ ادا فرمایا کرتے تھے۔

28واں قول ابن جریر نے ابن عباس سے مرفوعا نقل کیا کہ ساعت قبولیت نماز عصر سے غروب آفتاب تک ہے۔ نیز ترمذی نے انس بن مالک سے مرفوعا سند ضعیف سے نقل کیا کہ "ساعت اجابت کے جمعہ کے دن عصر کے بعد سے غروب آفتاب کے درمیان تلاش کرو"۔ ابن مندہ نے حضرت ابو سعید سے مرفوعا نقل کیا کہ اس گھڑی کو عصر کے بعد ڈھونڈو جب اکثر لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں۔

29واں قول: عبدالرزاق نے یحی بن اسحق بل طلحہ سے روایت کیا کہ وہ گھڑی نمازِ عصر میں ہے۔

30واں قول: امام غزالی نے نقل کیا کہ وہ گھڑی نمازِ عصر کے بعد سے وقت مکروہ سے پہلے تک ہے۔

31واں قول: عبدالرزاق نے طاؤس سے نقل کیا کہ وہ گھڑی سورج میں پیلاہٹ گھلنے سے اس کے غروب ہونے کے درمیان ہے۔

32 واں قول: ابوداؤد اور حاکم نے حضرت جابر سے مرفوعاً نقل کیا کہ اس گھڑی کو عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سب دنوں میں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے۔ کہ جو مسلمان بھی اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اپنے پروردگار سے دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت کعب نے یہ سنا تو پوچھا: کیا یہ گھڑی سال میں ایک بار ہوتی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ہر جمعہ میں ہوتی ہے۔ حضرت کعب نے تورات میں بھی یہی بات پڑھی اور کہا اللہ کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا اور ایسی یہ حدیث بیان کی انہوں نے پوچھا کیا آپ کو پتہ ہے وہ کونسی گھڑی ہے؟ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔ (غروب آفتاب کے وقت۔م) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں، میں نے پوچھا کہ آخری ساعت کیسے ہوسکتی ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو اور دعا مانگے جبکہ آخری ساعت (غروب آفتاب کے وقت۔م) میں نماز پڑھنا منع ہے؟ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: جو مسلمان نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی نماز میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں! تو انہوں نے کہا: حدیث کا

مطلب یہی ہے۔

نیز الترغیب میں الاصفہانی نے حضرت ابوسعید الخدری سے مرفوعاً نقل کیا کہ وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے غروب آفتاب سے پہلے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

33واں قول: طبرانی نے الاوسط میں بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا روایت کیا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس وقت کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''جب سورج آدھا غروب ہو چکا ہو۔''

اس مسئلہ میں تمام اقوال یہی ہیں۔

علامہ محب الطبری کا کہنا ہے کہ اس مسئلہ میں سب سے صحیح حدیث، حضرت ابوموسیٰ کی روایت ہے جو صحیح مسلم میں ہے۔ (اس روایت کے مطابق ساعت اجابت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز ختم ہونے تک کے درمیان ہے۔ م) اور اس مسئلہ میں مشہور ترین قول حضرت عبداللہ بن سلام کا ہے (جس کے مطابق وہ گھڑی جمعہ کے دن غروب آفتاب کا وقت ہے اور اقوال مذکورہ میں قول نمبر 32 ہے۔ م)

علامہ ابن حجر کہتے ہیں کہ ان دونوں کے علاوہ جتنے اقوال ہیں یا تو ان دونوں کے موافق ہیں یا ان میں سے ایک کے موافق ہیں یا اس کی سند ضعیف ہے اور یا پھر راوی کا اپنا نکتہ نظر ہے اور حدیث مرفوع نہیں ہے۔ ازاں بعد یہ امر علماء میں مختلف فیہ ہے کہ دونوں مذکور قولوں میں سے راجح کونسا ہے؟ امام بیہقی، ابن العربی، قرطبی کے نزدیک حضرت ابوموسیٰ کی روایت راجح ہے، اور امام نووی نے فرمایا کہ یہی قول صحیح اور درست ہے۔ جبکہ امام احمد بن حنبل، ابن راھویہ، ابن عبدالبر اور شوافع میں سے ابن زملکانی نے عبداللہ بن سلام کے قول کو ترجیح دی ہے۔

میرے نزدیک یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے حضرت عبداللہ بن سلام پر جو اعتراض کیا تھا کہ اگر روز جمعہ کی آخری ساعت کو قبولیت کی گھڑی مانا جائے تو پھر حدیث پر عمل کیونکر ہو؟ اس لئے کہ اس وقت نماز پڑھنا شرعاً منع ہے، تو یہ اعتراض حضرت ابوموسیٰ کی روایت پر بھی وارد ہوتا ہے کیونکہ حالت خطبہ بھی حالت

نماز نہیں ہے۔ البتہ بعد از عصر کا وقت دعا کا وقت ہے، اور حدیث میں بھی دعا مانگنے کا ذکر ہے جبکہ خطبہ کی حالت وقت دعا بھی نہیں ہے کیونکہ اس وقت شرعاً خاموش رہنے کا حکم ہے۔ اور اسی طرح دوران نماز بھی البتہ اقامت کہے جانے کا وقت یا سجدے اور تشہد میں دعا مانگ سکتا ہے، لہذا اگر حدیث کو اس معنی پر محمول کیا جائے تو بالکل واضح ہے۔ نیز حدیث میں ہے کہ اس گھڑی میں بندہ نماز پڑھ رہا ہو تو وقت سجدہ و تشھد میں حقیقتاً حالت نماز بھی ہے اور دعا بھی اور وقت اقامت مجازاً حالت نماز ہے۔ یہ عمدہ تحقیق ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی۔ اور اسی سے حضرت ابو موسی والی روایت کی، حضرت ابن سلام والی روایت پر ترجیح ثابت ہوتی ہے، کیونکہ ابو موسی والی روایت کے مطابق حدیث کے الفاظ ''یصلی ویسأل کا ظاہری اور حقیقی معنی مراد لیا جا سکتا ہے، جبکہ ان الفاظ کو انتظار صلاۃ کے معنی میں لینا مجاز بعید ہے، اور اس سے یہ بھی وہم ہوتا ہے کہ شاید انتظار صلوۃ شرط ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ نیز جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو اگرچہ وہ حکماً نماز ہی میں ہے۔ مگر اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے، کیونکہ حدیث میں وارد لفظ ''قائم یصلی'' کا اشارہ حقیقی معنی کی طرف ہے۔ اور جہاں تک میرے استخارے اور پسندیدہ قول کا تعلق ہے تو میرے نزدیک وہ مقبولیت کی گھڑی نماز جمعہ کی اقامت کے وقت ہے۔ غالب احادیث مرفوعہ اس کی شہادت دیتی ہیں۔ نیز حضرت میمونہ والی حدیث میں اس کی تصریح ہے۔ اسی طرح حضرت عمرو بن عوف والی حدیث (قول نمبر 26) مزید برآں حضرت ابو موسی والی روایت بھی اس کے خلاف نہیں ہے، کیونکہ اس میں ہے کہ وہ گھڑی امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک کے درمیان ہے، اور یہ بات اس وقت میں صرف اقامت پر سچی آتی ہے، کیونکہ خطبہ کا وقت، وقت دعا ہے نہ وقت نماز۔ اسی طرح حالت نماز بھی اکثر احوال میں وقت دعا نہیں ہے۔ اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا، کہ حدیث کی مراد ''سارا وقت دعا میں صرف کرنا ہے''، کیونکہ وہ ساعت نصوص و اجماع کے مطابق ایک مختصر سی گھڑی ہے اور خطبہ و صلوٰۃ کا وقت کافی وسیع ہے۔ نیز وہ تمام اقوال جن میں زوال کے بعد یا اذان کے وقت کا ذکر ہے، وہ

سب اسی قول کی طرف پلٹتے ہیں، اور اس کے خلاف نہیں ہیں۔ طبرانی نے حضرت عوف بن مالک صحابی رسول ﷺ سے نقل کیا، انہوں نے فرمایا "مجھے امید ہے کہ ساعت اجابت ان تین اوقات میں سے ہے۔

نمبر1: جب مؤذن (جمعہ کی) اذان دے۔

نمبر2: جب تک امام منبر پر ہو۔

نمبر3: اقامت کے وقت۔

اور اس قول کی تائید میں سب سے مضبوط گواہ بخاری و مسلم کی حدیث ہے جس میں "وھو قائم یصلی" کے الفاظ ہیں۔ سو میں نے "قائم" کو وقت اقامت نماز کے لئے کھڑے ہونے پر محمول کیا اور "یصلی" کو تقدیراً نماز پڑھنے پر محمول کیا اور یہ مقبولیت کے لئے شرط ہے۔

لہذا یہ خاص ہو جائے گا اس شخص کے لئے جو نماز جمعہ کے لئے حاضر ہو اور جو نماز سے غیر حاضر ہو، وہ اس میں سے نکل جائے گا۔ یہ وہ تحقیق ہے جو اس مقام پر مجھ پر منکشف ہوئی واللہ اعلم بالصواب۔

ابن سعد نے طبقات میں عفان بن مسلم سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید بن جدعان سے نقل کیا کہ عبید اللہ بن نوفل۔ سعید بن نوفل۔ اور مغیرہ بن نوفل یہ قریش کے قراء میں سے تھے۔ یہ تینوں جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے کے بعد ساعت قبولیت کی تلاش میں عبادت و تضرع وزاری میں مشغول رہتے۔ ایک بار زوال کے قریب عبید اللہ بن نوفل سو گئے، کسی نے ان کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور کہا: کہ یہ وہ گھڑی ہے جس کی تمہیں تلاش تھی۔ انہوں نے سر اٹھایا تو یوں محسوس ہوا جیسے ایک بادل سا آسمان کی طرف اٹھ رہا ہو۔

نکتہ

جو لوگ دن کے مقابلے میں رات کی افضلیت کے قائل ہیں ان کا کہنا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ ہر رات میں ایک قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے جبکہ

دنوں میں سے صرف جمعہ کے دن میں وہ گھڑی ہوتی ہے۔

۵۷۔ روزِ جمعہ صدقہ کا ثواب

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حضرت کعب سے نقل کیا کہ جمعہ کے دن صدقہ کا ثواب باقی دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتا ہے۔

۵۸۔ روز جمعہ نیکی اور برائی کا بڑھنا

ابن ابی شیبہ نے حضرت کعب سے نقل کیا کہ:

"جمعہ کے دن نیکی اور برائی دونوں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔"

طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً نقل کیا کہ:

"جمعہ کے دن نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔"

حمید بن زنجویہ نے ھیثم بن حمید سے روایت کیا کہ ابو سعید نے ہمیں بتایا کہ مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ نیکی اور برائی دونوں کا ثواب وعذاب جمعہ کے دن کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ نیز میتب بن رافع سے منقول ہے کہ جس نے جمعہ کے نیکی کی اسے دس گنا اجر ملے گا اور جس نے برائی کی تو اسے بھی اسی طرح گناہ ملے گا۔

۵۹۔ سورہ الدخان کی قراءت

ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کی رات میں الدخان (سورہ نمبر 44) پڑھی اس کی مغفرت ہو گئی۔

طبرانی اور اصبہانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے شب جمعہ یا یوم جمعہ کو سورہ حم الدخان کی تلاوت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

دارمی نے حضرت ابو رافع سے نقل کیا کہ:

جس نے شب جمعہ میں سورہ حم الدخان کی تلاوت کی وہ بخش دیا جائے گا اور اس کا نکاح حور عین سے ہوگا۔

۶۰۔ شب جمعہ میں سورہ یٰس کی تلاوت

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے شب جمعہ میں سورہ حم الدخان اور سورہ یٰس کی تلاوت کی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

اصفہانی کی روایت میں ہے کہ:

جس نے شب جمعہ یٰس پڑھی اس کی مغفرت ہوگئی۔

۶۱۔ روز جمعہ سورہ ال عمران کی تلاوت

طبرانی نے سندِ ضعیف سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے روز سورہ آل عمران پڑھی، تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے، اس شخص پر غروب آفتاب تک رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں۔

۶۲۔ سورہ ھود کی تلاوت

دارمی نے اپنی مسند میں بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے اپنی اپنی تفاسیر میں حضرت کعب سے نقل کیا کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

جمعہ کے دن سورہ ھود پڑھا کرو۔

۶۳۔ سورۃ البقرہ اور آل عمران کی تلاوت

اصفہانی نے الترتیب میں اپنی سند کے ساتھ عبدالواحد بن ایمن تابعی سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے شب جمعہ سورۃ البقرہ اور آل عمران تلاوت کیں تو اسے اتنا

اجروثواب ملے گا جس سے ''لبیداء'' اور ''عروبا'' کا درمیانی حصہ بھر جائے۔

نوٹ: لبیداء ساتویں زمین اور عروباء" ساتویں آسمان کا نام ہے۔

حمید بن زنجویہ نے حضرت وہب بن معبہ سے نقل کیا کہ جس نے شب جمعہ سورۃ البقرہ اور آل عمران تلاوت کیں تو اس کے لئے ''عریباء اور ''عجیباء'' کے درمیانی حصے جتنا نور ہوگا۔

نوٹ: عریباء عرش (جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے۔م) اور ''عجیباء'' سب سے نچلی زمین کو کہتے ہیں۔

۶۴۔ نماز فجر سے قبل موجب مغفرت ذکر

طبرانی نے اوسط اور ابن السنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین بار یہ کلمات پڑھے۔

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

''میں اللہ العظیم سے جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں جو خود زندہ ہے اور ساری کائنات کے نظام کو قائم فرمانے والا ہے، سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

۶۵: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت

نمبر 1: ابو داؤد حاکم نے اسے ذکر کیا اور صحیح قرار دیا نیز اس ابن ماجہ نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ ہے۔اس میں حضرت آدم

علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ۱؎ اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں پر عام بے ہوشی طاری ہوگی لہذا اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

نمبر 2: طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

چمکدار رات (شب جمعہ) اور روشن دن (یوم جمعہ) میں مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

نمبر 3: بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو سو جو کوئی مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا وہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

نمبر 4: بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جمعہ کے دن اور رات میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو جو ایسا کرے گا تو میں اس کا گواہ یا فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

نمبر 5: بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا کہ: جو کوئی مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 حاجتیں آخرت کی اور 30 دنیا کی۔

نمبر 6: بیہقی نے حضرت علی سے نقل کیا کہ جو کوئی جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ پر 100 بار درود بھیجے گا وہ جب قیامت کے دن حاضر ہوگا تو اس کے چہرے پر نور ہوگا۔

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کا ''یوم میلاد'' یا پیدائش کا دن خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اسی بنا پر حدیث میں بالخصوص اس کا ذکر ہے۔ م)

نمبر 7: اصبہانی نے "الترتیب" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو جمعہ کے دن دن مجھ پر 1000 بار درود بھیجے گا وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

نمبر 8: ابو نعیم نے "الحلیۃ" میں زید بن وہب سے نقل کیا کہ انہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ اے زید ہر جمعہ کے دن 1000 مرتبہ یہ درود بھیجا کرو۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ"

اے اللہ حضرت محمد ﷺ جو نبی ہیں آپ پر اور آپ کی آل پر درود بھیج۔

٦٦۔ مریض کی عیادت کا ثواب

٦٧۔ نماز جنازہ میں حاضری کی فضیلت

٦٨: جمعہ کے دن محفل نکاح میں شرکت کا اجر

٦٩۔ صدقہ کرنے کی فضیلت

طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا نماز جمعہ ادا کی، کسی بیمار کی عیادت کی، جنازے میں شریک ہوا اور کسی (منہیات شرعیہ رحرام کاموں سے پاک) محفل نکاح میں شرکت کی تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

ابو یعلیٰ نے اسی مضمون کو حضرت ابو سعید کی روایت سے نقل کیا اس میں یہ اضافہ ہے: "اور صدقہ کیا اور غلام آزاد کیا"۔ اس روایت میں محفل نکاح میں شرکت کا ذکر نہیں۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا۔ مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوااور صدقہ کیا اسی نے اپنے لئے (مغفرت یا جنت کو) لازم کرلیا۔

ابن عدی اور بیہقی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی، کسی مسکین کو کھانا کھلایا اور کسی مسلمان میت کی تکفین وتدفین میں مدد کی تو اس کے 40 سال کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

امام بیہقی نے فرمایا: یہ آخری حدیث حضرت ابو ہریرہ والی روایت کی تاکید کرتی ہے اور دونوں ضعیف ہیں۔

۰۷۔ شب وروز جمعہ میں مخصوص ذکر کی فضیلت

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے یہ کلمات جمعہ کی رات میں پڑھے اور اس کا انتقال ہوگیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر جمعہ کے دن میں پڑھے اور اس دن فوت ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔ کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عبدُکَ، وابْنُ عَبْدِکَ، وابن اَمَتِکَ، وَفِیْ قَبْضَتِکَ، وَنَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ، اَمْسَیْتُ عَلٰی عَھْدِکَ، وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے علاوہ کوئی لائق عبادت

نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ، تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہوں، میں تیرے قبضہ میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں اپنی ہمت کے مطابق تیرے عہد کی پابندی کرتا ہوں، میں اپنی برائیوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری نعمتوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، مجھے بخش دے، تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے۔

۷۱۔ آغاز و مراجعت سفر

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ جب گرمیوں میں سفر فرماتے تو شب جمعہ سے آغاز سفر کو پسند فرماتے، اور جب سردیوں میں گھر لوٹتے تو شب جمعہ کو لوٹنا پسند فرماتے۔ (واللہ ورسولہ اعلم)

۷۲۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش

طبرانی نے صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن بسر ؓ کے متعلق نقل کیا کہ وہ نماز جمعہ پڑھنے کے بعد کچھ دیر بازار تشریف لے جاتے۔ پھر واپس مسجد آجاتے۔ جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے سید الرسل ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

گویا کہ یہ اس ارشادِ خداوندی:

''پھر جب نماز جمعہ ادا ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو''۔ (الجمعۃ:10)

کی تعمیل ہے۔

۷۳۔ حج وعمرہ کا ثواب

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت سہل بن سعد الساعدی ؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک تمہارے لئے ہر جمعہ میں حج وعمرہ کا ثواب ہے۔ حج کا ثواب نماز جمعہ کے لئے جلدی آنے میں ہے اور نماز جمعہ کے بعد نماز عصر کا انتظار کرنا عمرہ کے برابر ہے۔

۴۷۔ حفظ القرآن کی نماز

ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا اور حاکم وبیہقی نے الدعوات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت علی ؑ نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے قرآن حکیم یاد رکھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ اور مشکل محسوس ہوتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں ایسے کلمات بتاتا ہوں جو تمہارے لئے اور جسے تم سکھاؤ اس کے لئے مفید ہوں اور جو کچھ بھی تم یاد کرو وہ ان کلمات کی برکت سے تمہارے سینے میں محفوظ رہے۔

جب جمعہ کی رات آئے تو ہو سکے تو اس کی آخری تہائی میں اٹھ کھڑے ہو کیونکہ یہ بابرکت وقت ہے اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اور تحقیق میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے لئے استغفار کروں گا، اور وہ شب جمعہ تک انتظار کرتے رہے پھر دعا مانگی۔ اگر آخری تہائی میں نہیں اٹھ سکتے، تو آدھی رات کے وقت، اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو، تو شب جمعہ کے آغاز میں 4 رکعتیں پڑھو، پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورہ یٰس، دوسری میں حٰم الدخان، تیسری میں الم تنزیل السجدہ، اور چوتھی رکعت میں سورۃ الملک پڑھو۔ سلام پھیرنے کے بعد احسن انداز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرو، مجھ پر اور تمام انبیاء پر درود بھیجو، وہ تمام مومن مرد وزن جو تم سے پہلے انتقال کر گئے، ان کے لئے استغفار کرو اور آخر میں یہ دعا مانگو:

"اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَالَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِیْ يُرْضِيْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ وَ أَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَتَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَأَنْ تَعْمَلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَإِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِیْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ۔

اے اللہ! اپنے رحمت کے ذریعے تا حیات مجھے گناہوں سے نجات عطا فرما۔ مجھے فضول کاموں سے بچا، میرے جن کاموں سے تو راضی ہے مجھے ان سے راضی فرما، اے اللہ آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال سابق کے پیدا فرمانے والے، عزت وجلال اور کبھی پرانی نہ ہونے والی عزت کے مالک اے اللہ اے رحمٰن تجھ سے تیرے جلال اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھے قرآن سکھایا اسے میرے دل پر ثابت فرما دے اور مجھے توفیق دے کہ میں اسے تیرے پسندیدہ طریقے سے تلاوت کرسکو اے اللہ اے آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال سابق کے پیدا فرمانے والے، بزرگی وکرامت اور کبھی ختم نہ ہونے والی عزت کے مالک اے اللہ اے رحمان میں تجھ سے تیرے جلال اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بینائی کو اپنی کتاب کے نور سے منور فرما، میری زبان پر اسے جاری فرما، میرے دل کو اس کے ذریعے کشادہ فرما، میرے سینے کو اس سے کھول دے، میرے بدن کو اس کے کام میں لگا، تیرے سوا اس معاملے میں میرا کوئی مددگار نہیں اور نیکی کی قوت، برائی سے بچنے کی طاقت سوائے اللہ کے جو عظیم وبرتر ہے کی مدد کے ممکن نہیں"۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا ذکر کرنے کے بعد حضرت علی سے فرمایا کہ 3 جمعے یا 5 سات جمعے تک اسی طرح یہ دعا پڑھنا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا کوئی مومن اس دعا کے بعد محروم نہیں رہے گا۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں:

ابھی پانچ یا سات جمعے بھی نہیں گزرے تھے کہ حضرت علی حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اس دعا کے پڑھنے سے قبل 4 یا 5 آیات پڑھتا اور جب دہرانے کی کوشش کرتا تو بھول جاتا، اور آج میں 40 یا کم وپیش آیتیں پڑھتا ہوں اور جب انہیں زبانی دہراتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میرے سامنے قرآن کھلا ہوا ہے۔

اور پہلے میں ایک حدیث سنتا تھا، جب دہرانا چاہتا تو بھول جاتا اور اب میں کئی احادیث سنتا ہوں، اور جب بیان کرتا ہوں تو ان میں ایک حرف کا فرق بھی نہیں ہوتا۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! علی مومن ہے۔

۷۵۔ جمعہ کے دن والدین کی قبور کی زیارت

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو ہر جمعہ کے دن اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور نیکو کاروں میں سے لکھا جائے گا۔

۷۶۔ مردوں کا جمعہ کے دن زائرین کو جاننا

ابن ابی دنیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن واسع سے نقل کیا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ مردے جمعہ کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے اور بعد میں آنے والوں کو جانتے ہیں۔ دونوں نے ضحاک سے نقل کیا کہ جو ہفتہ کے دن طلوع آفتاب سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرتا ہے، میت کو اس کا علم ہوتا ہے۔ جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو

کہا: کہ یہ جمعہ کی برکت کی وجہ سے ہے۔

۷۷۔رشتہ داروں کے اعمال کا پیش ہونا

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں عبدالغفور بن عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں، اور جمعہ کے دن انبیاء کرام اور والدین کے سامنے بھی پیش ہوتے ہیں تو وہ ان کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی چمک اور اجالا بڑھ جاتا ہے۔

امام احمد نے سند جید سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

بے شک انسانوں کے اعمال ہر جمعرات اور شب جمعہ کو پیش ہوتے ہیں اور ان میں سے رشتہ داروں سے (بلا عذر شرعی) قطع تعلق کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

۷۸۔پرندوں کا مبارکباد دینا

الدینوری نے ''المجالسۃ'' میں بکر بن عبداللہ المزنی سے روایت کیا کہ:

بے شک پرندے شب جمعہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو پوچھتے ہیں کیا تمہیں خبر ہے، کل جمعۃ المبارک ہے؟

۷۹۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حواری

طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب ہم میں سے 70 آدمی جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہیں تو وہ موسیٰ علیہ السلام کے 70 ساتھیوں کی طرح ہیں جو ان کے ساتھ اللہ

تعالیٰ کی ملاقات کے لئے گئے تھے بلکہ ان سے افضل ہیں۔

۸۰۔ مغفرت کا ذریعہ

طبرانی، بیہقی اور اصبہانی نے الترغیب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا پھر جمعہ کے دن اپنے مال میں سے تھوڑا بہت صدقہ کیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ ایسے ہو جائے گا جیسے آج ہی اس نے جنم لیا ہو۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزہ کو پسند فرماتے تھے اور بتاتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ان دنوں کے روزے کا حکم دیتے تھے اور تھوڑا بہت صدقہ کرنے کی تلقین کرتے تھے کیونکہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

بیہقی نے اس حدیث پاک کو ذکر کیا اور ضعیف قرار دیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زمرد کا محل بنائے گا اور اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔

بیہقی نے ابو قتادہ العدوی سے نقل کیا کہ مجھے جمعہ سے زیادہ کوئی دن روزہ رکھنے کے لئے پسند نہیں ہے، اور نہ ہی جمعہ سے زیادہ کوئی دن ناپسند ہے۔ جب وجہ پوچھی گئی تو بتایا کہ سب سے زیادہ پسند اس لئے ہے کہ بدھ اور جمعرات کے ساتھ جمعہ کے روزہ کی بڑی فضیلت ہے اور صرف جمعہ کو باقی تمام دنوں میں سے روزہ کے لئے خاص کرنا مجھے ناپسند ہے۔

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے آخرت کے 10 روشن دنوں کا ثواب لکھے گا جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں ہیں۔

۸۱۔ روشن رات اور چمکدار دن

البزار نے نقل کیا کہ جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے:

اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا اور جب جمعہ کی رات ہوتی تو آپ فرماتے یہ روشن رات ہے اور چمکدار دن ہے۔

۸۲۔ سختی موت میں کمی

الاصبہانی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے شب جمعہ مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد 15 مرتبہ سورۃ الزلزال پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے موت کی سختیوں کو آسان فرما دیتا ہے اور اسے عذاب قبر سے پناہ عطا فرمائے گا اور قیامت کے دن پل صراط سے گذرنا اس کے لئے آسان فرما دے گا۔

۸۳۔ جمعہ کی سلامتی سب دنوں کی سلامتی

ابو نعیم نے الحلیہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب جمعہ سلامتی سے گزر جائے تو سب دن سلامتی سے گزرتے ہیں۔

۸۴۔ مسجد میں داخل ہونے کی خاص دعا

ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ:

رسول اللہ ﷺ جب جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو دروازے کی چوکھٹ پکڑ کر ارشاد فرماتے:۔

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْکَ وَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْکَ وَأَفْضَلَ مَنْ سَأَلَکَ وَرَغِبَ اِلَيْکَ"

ترجمہ: اے اللہ جو نیک بندے تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں مجھے ان میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا بنا دے اور جو تیرے قریب ہیں مجھے ان میں سب سے قریبی بنا دے اور جو تجھ سے سوال کرتے ہیں رغبت کرتے ہیں مجھے ان سے سب سے افضل بنا دے"۔

امام نووی نے اذکار میں لکھا ہے کہ ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم یوں کہیں: أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ وَ مَنْ أَقْرَبَ وَمَنْ أَفْضَلَ

مَن کی زیادتی کے ساتھ (اس صورت میں معنیٰ ہوگا کہ ہمیں ان میں سے افضل میں سے بنا دے۔م)

۸۵۔ پچھنے لگوانے کی کراہت

ابو یعلی نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ہر جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں اگر کوئی پچھنے لگواتا رخون نکلواتا ہے تو اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔

حاکم اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً نقل کیا کہ: تم میں سے کوئی جمعہ کے دن خون نہ نکلوائے کیونکہ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جس نے اس میں خون نکلوایا اور اسے کوئی تکلیف پہنچی تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

۸۶۔ جمعہ کو مرنے والا شہید

حمید بن زنجویہ نے ایاس بن بکیر سے مرسلاً روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

جو جمعہ کے دن فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک شہید کا ثواب لکھے گا اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

عطا کی مرسل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی مسلمان مرد یا عورت جمعہ کی رات یا دن میں فوت ہوتا ہے اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے اور وہ قبر کی آزمائش سے بچ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس کے ذمے کوئی حساب نہیں ہوتا۔ اور جب قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ گواہ ہوں گے جو اس کے حق میں گواہی دیں گے یا اس کے ساتھ مہر ہوگی۔

۸۷۔ دفع شر کی نماز

الاصبہانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے زندگی میں ایک مرتبہ جمعہ کے دن چاشت کی نماز ۴ رکعت اس ترکیب سے پڑھی کہ ہر رکعت میں 10 مرتبہ سورۃ الفاتحہ، 10 مرتبہ سورۃ الکفرون، 10 مرتبہ سورۃ الاخلاص، 10 مرتبہ سورۃ الفلق، 10 مرتبہ سورۃ الناس اور 10 مرتبہ آیت الکرسی پڑھی اور سلام پھیرنے کے بعد 70 مرتبہ استغفار پڑھے اور 70 مرتبہ تسبیح ان الفاظ میں پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

(اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ نیکی کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت صرف اللہ

ہی کی مدد سے ہے جو علی وعظیم رب بلند و بالا ہے۔)

اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو آسمان والوں، زمین والوں اور انسانوں اور جنات کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

۸۸۔ جمعہ کے دن وقوف عرفۃ (۹ ذوالحج) کی فضیلت

قاضی بدرالدین ابن الجماعۃ نے نقل کیا کہ اگر یوم عرفۃ جمعہ کو ہو تو اس میں مندرجہ ذیل 5 خصوصیات ہوتی ہیں جو غیر جمعہ میں عرفہ ہونے کی صورت میں نہیں پائی جاتیں:۔

۱۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موافقت ہے کیونکہ آپ نے وقوف عرفہ جمعہ کو فرمایا تھا اور آپ کے لئے وہی چیز منتخب ہوتی ہے جو افضل ہو۔

۲۔ اس میں ساعت اجابت ہے۔

۳۔ جس طرح بعض جگہوں پر اعمال کا ثواب بڑھتا ہے، اسی طرح بعض اوقات میں بھی فضیلت زیادہ ہے اور جمعہ ہفتہ کے تمام دنوں سے افضل ہے۔ لہذا اس میں ثواب بھی زیادہ ہونا چاہیے۔

۴۔ رزین نے تجرید الصحاح میں طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے نقل کیا کہ سال کے تمام دنوں سے افضل یوم عرفہ (۹ ذوالحج) ہے جب جمعہ کے دن ہو اور وہ 70 ایسے حجوں سے افضل ہے جو غیر جمعہ میں ادا کئے گئے ہوں۔

۵۔ بعض روایات میں ہے جب یوم عرفہ جمعہ ہو تو تمام حاجیوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔ بعض دیگر روایات میں ہے کہ مطلقاً یوم عرفہ کو مغفرت ہوتی ہے۔ ان میں تطبیق یوں ممکن ہے کہ عرفہ یوم جمعہ ہو، تو بلا واسطہ سب کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بصورت دیگر بعض کے واسطے سے دوسروں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

۸۹۔ جمعہ کے دن دعائے حاجت

الاصبہانی نے الترغیب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ:

جسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو تو وہ بدھ، جمعرات

اور جمعہ کو روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن خوب اچھے طرح پاک صاف
ہو جمعہ پڑھنے کے لئے جائے تھوڑا بہت صدقہ کرے جب نماز
جمعہ پڑھ لے تو یوں دعا مانگے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ ، بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ
الَّذِیْ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ
لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ، وَاَنْ تُعْطِيَنِیْ حَاجَتِیْ وَهِیَ
كَذَا وَ كَذَا فَاِنَّهٗ يُسْتَجَابُ لَهٗ.

ترجمہ: اے اللہ تجھ سے تیرے اسم مبارک کے وسیلے سے دعا مانگتا
ہوں۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا جس
کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں، حاضر و غائب کا جاننے والا بہت
مہربان نہایت رحم والا، اے اللہ میں تجھ سے تیرے اسم مبارک کے
وسیلے سے مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان
نہایت رحم والا جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں جو خود زندہ اور
ساری کائنات کو قائم رکھنے والا ہے جسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ جس کی
عظمت سے آسمان وزمین بھرپور ہیں جس کے سامنے چہرے جھک
جاتے ہیں آوازیں پست ہو جاتی ہیں اور دل تھرتھراتے ہیں اے
اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور مجھے میری یہ حاجت عطا فرما۔ اللہ
تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں عمرو بن قیس الملائی سے روایت کیا کہ جو
بدھ اور جمعہ کو روزہ رکھے، پھر نماز جمعہ ادا کرے، امام کے ساتھ سلام پھیرے، اور سورۃ

الفاتحہ اور 10 بار سورۃ الاخلاص پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ بلند کرے اور یوں کہے:۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَلِیِّ الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْأَعْلَى۔ الْأَعَزِّ الْأَعَزِّ الْأَعَزِّ، الْأَكْرَمِ الْأَكْرَمِ الْأَكْرَمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْأَجَلُّ الْعَظِیْمُ الْعَظِیْمُ"

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے اسم مبارک علی کے وسیلے سے مانگتا ہوں جو سب سے اعلیٰ ہے سب سے اعلیٰ ہے سب سے اعلیٰ ہے۔ سب سے عزت والا ہے سب سے عزت والا ہے سب سے عزت والا ہے۔ سب سے معزز ہے سب سے معزز ہے سب سے معزز ہے اللہ کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں جو بزرگ ہے عظیم ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔

یہ دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے عطا فرمائے گا مگر تم لوگ جلد بازی کرتے ہو۔

۹۰۔ دوزخ کے دروازوں کا نہ کھلنا

ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بے شک جہنم ہر روز بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں سوائے جمعہ کے، اس دن نہ دوزخ بھڑکایا جاتا ہے نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

۹۱۔ شب جمعہ سفر کرنا مستحب ہے

طبرانی نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات (شب جمعہ) سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

نیز طبرانی نے اوسط میں کعب بن سعد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر فرماتے یا کوئی لشکر بھیجتے تو جمعرات کے دن بھیجتے۔

اور حضرت بریدہ ﷺ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر پر تشریف لے جاتے۔

۹۲۔ فرشتوں کا خاص اہتمام سے نام لکھنا

عبداللہ بن احمد نے زوائد الزھد میں حضرت ثابت البنانی سے نقل کیا کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جن کے پاس چاندی کی تختیاں اور سونے کے قلم ہیں وہ زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور جو مسلمان جمعہ کی رات یا دن میں باجماعت نماز پڑھتے ہیں ان کے نام لکھتے ہیں۔

۹۳۔ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے خاص نماز

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت زہری سے نقل کیا کہ:

جو شب جمعہ کو غسل کرے اور دو رکعت نفل پڑھے جن میں ایک ہزار بار سورۃ الاخلاص پڑھے تو وہ خواب میں رحمت عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

۹۴۔ رضائے الٰہی کے لئے دوست احباب کی ملاقات

ابن جریر نے حضرت انس ﷺ سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے سورۃ الجمعہ کی آیت کریمہ جس میں ارشاد خداوندی ہے:۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ

"جب نماز ادا ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ"

کے متعلق فرمایا کہ زمین میں پھیلنے سے مراد طلب دنیا کیلئے پھیلنا نہیں ہے، بلکہ کسی مریض کی عیادت کے لئے، یا نماز جنازہ میں حاضری کے لئے، یا اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے۔

۹۵۔ کسی بھی وقت نماز مکروہ نہیں ہے

ابن ابی شیبہ نے ”مصنف“ میں طاؤس سے نقل کیا کہ:

”یوم جمعہ سارے کا سارا وقت نماز ہے۔“

بعض علماء کے نزدیک اسی روایت کے پیش نظر جمعہ کے دن فجر کے بعد اور عصر کے بعد نوافل پڑھنا صحیح ہے اور اگر یہ درست ہے تو اس میں اس قول کی تائید ہے جس کے مطابق ساعت اجابت عصر کے بعد ہے۔

نوٹ: فقہ حنفی کے مطابق دیگر روایات صحیحہ کی روشنی میں جمعہ کے دن بھی فجر اور عصر کے بعد اسی طرح زوال کے وقت نوافل کی ادائیگی جائز نہیں۔م۔

۹۶۔ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنے کی نماز

دار قطنی نے الغرائب میں اور خطیب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور 4 رکعات اس طرح ادا کیں کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد 50 بار سورۃ الاخلاص پڑھی تو یہ کل 200 مرتبہ ہوگئی تو وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

۹۷۔ شب جمعہ دیر تک نہ جاگنا

دیلمی نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً نقل کیا:

کوئی آدمی اس وقت تک مکمل فقیہ (دانش مند) نہیں کہلاتا جب تک وہ شب جمعہ دوستوں کی طویل مجلس ترک نہیں کر دیتا۔

۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرنا

ابن سعد نے اپنے طبقات میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر اظہار فخر فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے میری بارگاہ میں پراگندہ بال میری رحمت کی امید لیکر حاضر ہوئے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے نیکوکاروں کو بخشش دیا اور ان کی شفاعت گنہگاروں کے لئے قبول کرلی اور جب جمعہ کا دن آتا ہے تو پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

۹۹۔ مقبول دعا

خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہ دعا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا اگر یہ دعا مشرق کی کسی چیز کو مغرب میں لے جانے کے لئے جمعہ کے دن کسی وقت پڑھی جائے تو ضرور قبول ہو۔ دعا یہ ہے۔

"لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ يَاحَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"

تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اے حنان، اے منان اے آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال سابق پیدا کرنے والے اے عزت و بزرگی کے مالک۔

۱۰۰۔ روز جمعہ مثل دلہن

حاکم، ابن خزیمہ، بیہقی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷛ سے روایت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام ایام کو ان کی اپنی حالت پر اٹھائے گا اور جمعہ کے دن کو ایک روشن، چمکدار صورت میں اٹھائے گا اور اسے اہل جمعہ یوں گھیرے ہوں گے جیسے دلہن کو اس کے محبوب کے پاس لے جاتے وقت عزیز و اقارب گھیرتے ہیں جمعہ ان کی راہ کو روشن کرے گا ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے اور ان کی خوشبو مشک کی طرح مہکتی ہو گی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں چلتے ہوں گے جن وانس ان کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اور ازراہ تعجب سر تک نہیں اٹھائیں گے۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اجر کی امید رکھنے والے مؤذنین کے سوا کوئی ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکے گا۔

قصیدہ بُردہ
خطباتِ برطانیہ
رضا پبلی کیشنز لاہور
مجموعہ اوراد و وظائف
رضا پبلی کیشنز لاہور
اربعین حنفیہ
داتا گنج بخش
سید احمد شہید
صحیح تصویر